فہم القرآن گرائمر

مصنف

حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ڈائریکٹر فہم القرآن اکیڈمی جھنگ

مکتبہ حبیبیہ حنفیہ
برجی چوک جھنگ صدر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

DATA ENTERED

فہم القرآن گرائمر

حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ

ڈائریکٹر فہم القرآن اکیڈمی جھنگ

ناشر:

مکتبہ حبیبیہ حنفیہ

برجی چوک، جھنگ

0334-6340911

Marfat.com

297-1
ق 7 ذ
127688

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	فہم القرآن گرائمر
مصنف	مولانا ذوالفقار علی نقشبندی
اشاعت دوم	2014
بہ اہتمام	عمر فاروق
ناشر	مکتبہ حبیبیہ حنفیہ، بر جی چوک جھنگ
کمپوزنگ	التمش مبین
قیمت	/- روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حبیبیہ حنفیہ بر جی چوک، جھنگ 0334-6340911

مکتبہ عثمانیہ، بازار کھیتیاں، جھنگ

محمد حسین اخبار ایجنسی، فوارہ چوک جھنگ

حسن معاویہ مسجد، گلشن کالونی جھنگ

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس حقیر کوشش کو اپنے پیر و مرشد محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

اور جامع المعقول والمنقول استاد العلماء

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ جھنگ

کے نام معنون کرتا ہوں

جن کی تعلیم و تربیت اور خصوصی توجہات کی بدولت یہ ناچیز اس قابل ہوا۔

اللہ تعالیٰ اُن کا سایہ شفقت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

Marfat.com

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم جھنگ

قرآن پاک دین اسلام کا اوّلین ماخذ اور اساس ہے جس کا سمجھنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ علماء اُمت نے قرآن فہمی کے لیے کچھ علوم مرتب کیے ہیں جن کا جاننا از حد ضروری ہے۔ مثلاً علم صرف، نحو، معانی، بیان، بلاغت، تفسیر و حدیث اور کلام وغیرہ۔ اسی سلسلے میں ہمارے عزیز حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی (ایم اے) ڈائریکٹر فہم القرآن اکیڈمی جھنگ نے عربی گرائمر کے اصول وضوابط پر مشتمل ایک رسالہ ''فہم القرآن گرائمر'' مرتب کیا ہے۔ سکول و کالج کے طلبہ واساتذہ کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کے طلبہ کے لیے بھی یکساں مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریظ

مخدوم العلماء حضرت مولانا حکیم محمد یٰسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ خطیب جامع مسجد اشرفیہ جھنگ صدر

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد ولی اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے رسالہ ''فہم القرآن گرائمر'' کی تقریظ میں جو ارشادات تحریر فرمائے ہیں میں تائید کرتا ہوں۔ رسالہ ہذا مدارس دینیہ میں مروّجہ کتب کا اختصار اور خلاصہ ہے۔ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ پروردگار عالم فاضل اجل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی ایم اے اسلامیات، اُردو ڈائریکٹر فہم القرآن اکیڈمی جھنگ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کا یہ صدقہ جاریہ تا قیامت قائم و دائم رکھے۔ آمین

Marfat.com

تقریظ

ازاستاذالعلماء حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ گلشن جھنگوی شہید جھنگ

الحمد للّٰہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

عزیز مکرم نابغہ روزگار حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی صاحب زید شرفہ نے حاملین علوم عصریہ و شائقین علومِ اسلامیہ کے لیے چار سالہ عالم کورس شروع کیا جس نے اربابِ علم ودانش کی نظر میں خوب پذیرائی حاصل کی۔ شہر کے مقتدر علماء نے بھی اس پروگرام کو خوب سراہا اور داد تحسین دی۔ (تقبل اللّٰہ تعالیٰ ذالك)

قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے بطور ذریعہ وآلہ کے چند علوم عربیہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ علم صرف ونحو ان علوم عربیہ کے ارکان میں سے ایک اہم رُکن ہے۔ اصول شریعت کی معرفت اور عربی عبارت کی صحت اس پر موقوف ہے۔ نیز کلام کے مقاصد ومطالب (فاعل کون ہے۔ مفعول کون ہے) اسی سے معلوم ہوتے ہیں۔

عزیز مکرم نے فہم القرآن اکیڈمی کے تحت گرائمر کورس کا بھی اجرا کیا اور عربی گرائمر کے چند ضروری مسائل وقواعد کا انتخاب کیا اور ان کو قید کتابت میں لائے۔ بندۂ ناچیز نے ان قواعد پر مشتمل رسالہ کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اس میں درج وحذف کے چند مشورے بھی عرض کیے ہیں۔

یہ فہم القرآن گرائمر عربی گرائمر کے ضروری قواعد ومسائل معلوم کرنے کا روشن آئینہ ہے۔ پھر تمرینات (مشقوں) نے اس کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ان شاء اللّٰہ العزیز قارئین وناظرین کو اس کے مطالعہ سے اور متعلمین کو اس کے تعلم سے بہت نفع حاصل ہوگا۔ مصنف موصوف کی یہ محنت وکاوش قابل داد ہے۔

فجزاہ اللّٰہ تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین احسن الجزاء۔ آمین ثم آمین
یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

Marfat.com

تقریظ

شیر محمد ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات، بی ایڈ سابق سینئر ایس ایس عربی

170 ڈ ب جھنگ۔مصنف گرائمر متعارف القواعد

عربی زبان ہماری مذہبی زبان ہے۔ ہمارے قومی ورثہ اور سرمایہ کی حامل ہے۔قرآن وحدیث کے ناطے اس کا پڑھنا ہر مسلمان کے لیے اہم اور ضروری امر ہے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

تَعَلَّمُوْ الْعَرَبِيَّةَ فَاِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

''عربی زبان سیکھوں کیونکہ یہ تمہارے دین سیکھنے کا ذریعہ ہے۔''

اس زبان کے حصول اور سہولت کے لیے جتنا بھی کام کیا جائے کم ہے۔سابقہ کتب کی طوالت دور حاضر کا ساتھ دینے سے قاصر ہے۔لہٰذا نئے انداز اور جدید اسلوب کے ساتھ گرائمر کا سمجھانا اس دور کا عظیم کارنامہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مخلص ساتھی علامہ ذوالفقار علی نقشبندی کو قائم دائم رکھے اور جزائے خیر دے جنھوں نے اپنے ادارے فہم القرآن اکیڈمی کی طرف سے فہم القرآن گرائمر لکھ کر شائع کی۔کتاب کیا ہے ہر کہ مہ کے لیے مشعل راہ ہے۔میرے ناقص خیال کے مطابق فہم القرآن اکیڈمی کی یہ پیشکش سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے علاوہ عربی مدارس کے لیے بھی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی خدمت اور اس کتاب کو قبولِ دوام بخشے۔آمین

Marfat.com

تقریظ

حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی کو قرآن سمجھنے سمجھانے کا جو عشق اور شغف قدرت کی طرف سے ودیعت ہوا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اسی ذوق نے ایک مرحلہ ایسا طے کروادیا کہ اس کی اہمیت کا اندازہ بعد میں ہوا۔ یعنی قرآن فہمی کے لیے بنیادی عربی گرائمر کا جو مختصر ترین نصاب ہوسکتا ہے وہ مولانا نے چالیس اسباق کی صورت میں مرتب فرمادیا۔

دراصل اس نصاب کو ''گرائمر کورس'' کے عنوان سے طلبہ کو سبقاً سبقاً پڑھایا گیا۔ جو خاطر خواہ نتائج سامنے آئے ان کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا جانے لگا کہ ان اسباق کو کتابی صورت میں مرتب کرکے عام لوگوں کو مستفید ہونے کا پورا موقع فراہم کیا جائے۔

الحمدللہ یہ مرحلہ بھی طے ہوگیا۔ بندہ تو مولانا کی اس کاوش کا تہہ دل سے شکرگزار ہے۔ رہی بات اس نصاب کے علمی محاسن اور فوائد کی تو علماء کرام نے دادِ تحسین کے طور پر جو کچھ فرمادیا وہ کافی ہے۔ اللہ اس کاوش کو ہم مسلمانوں کے لیے قرآن فہمی کے لیے ذریعہ بنائے اور قبولیت عامہ عطا فرمائے۔ (آمین)

ناچیز حافظ طارق محمود

ایم اے اسلامیات (گولڈ میڈلسٹ)

ایم اے عربی

لیکچرر گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج ٹوبہ

۴ مارچ ۲۰۰۳ء/ ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ

Marfat.com

پیش لفظ

قرآن پاک اللہ رب العزت کا کلام ہے جو ہمارے لیے ضابطہ حیات، دستور حیات، منشور حیات بلکہ پوری انسانیت کے لیے آب حیات ہے۔ علماء کرام نے قرآن پاک کے پانچ حقوق بیان کیے ہیں:

① ایمان و تعظیم ② تلاوت و ترتیل ③ تذکر و تدبر ④ حکم و اقامت
⑤ تبلیغ و تبیین۔

ان مذکورہ حقوق کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے اور ان میں کوتاہی باعثِ ذلت و رسوائی اور زوال و انحطاط ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم خوار ہوئے ہیں تارک قرآں ہو کر

امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ نے فرمایا:

اگر ایک شخص مسلمانوں کی تمام تباہ حالیوں اور بدبختیوں کی علتِ حقیقی دریافت کرنا چاہے اور ساتھ یہ شرط لگا دے کہ صرف ایک ہی علتِ اصلی ایسی بیان کی جائے جو تمام علل و اسباب کو جامع ہو تو اس کو بتایا جا سکتا ہے کہ علماء حق و مرشدین صادقین کا فقدان اور علمائے سوء و مفسدین دجالین کی کثرت۔

رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ کُبَرَاءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا

اور پھر اگر وہ پوچھے کہ ایک ہی جملہ میں اس کا علاج کیا ہے؟ تو اس کو امام مالکؒ کے الفاظ میں جواب ملنا چاہیے۔

لَا یَصْلُحُ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا بِمَا صَلُحَ بِهٖ اَوَّلُهَا

یعنی اُمت مرحومہ کے آخری عہد کی اصلاح کبھی نہ ہو سکے گی۔ تاوقتیکہ وہی طریقہ

Marfat.com

اختیار کیا جائے جس سے اس کے ابتدائی عہد نے اصلاح پائی تھی۔ وہ یہ ہے کہ قرآن حکیم کے اصلی وحقیقی معارف کی تبلیغ کرنے والے مرشدین صادقین پیدا کیے جائیں۔

البلاغ جلد اوّل شمارہ اوّل ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیو بندیؒ نے فرمایا ہم نے مالٹا کی زندگی میں دو سبق سیکھے ہیں یہ الفاظ سن کر سارا مجمع ہمہ تن گوش ہو گیا کہ اس استاد العلماء درویش صفت انسان نے اسّی سال علماء کو درس دینے کے بعد آخری عمر میں جو سبق سیکھے ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا:

''میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس بات پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیاوی ہر حیثیت سے تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے۔ ایک اُن کا قرآن مجید کو چھوڑ دینا اور دوسرے ان کے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔ اس لیے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے۔ بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے لیے مکاتب بستی بستی میں قائم کیے جائیں۔ بڑوں کو درس قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے۔''

چنانچہ اپنے اکابرؒ کے اسی درد وغم کو سامنے رکھ کر اس عاجز نے مخلص احباب کے مشورہ سے اپنے پیر و مرشد محبوب العلماء والصلحاء حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی کی زیر سرپرستی اور استاد العلماء حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ جھنگ کی زیر نگرانی 'فہم القرآن اکیڈمی جھنگ' کے نام پر ایک ادارہ قائم کیا جس میں چار سالہ عالم کورس کا آغاز کیا اور شہر کی مختلف مساجد میں درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ فہم القرآن گرائمر کورسز بھی پڑھائے گئے اور یہ مختصر تصنیف انہی اسباق کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ

اصطلاحات

حرکت: َ ُ ِ زبر، زیر اور پیش کو کہتے ہیں اور ان کو حرکاتِ ثلاثہ بھی کہتے ہیں۔

نصب: زبر کو نصب یا فتحہ بھی کہا جاتا ہے اور جس حرف پر زبر ہو اُسے منصوب یا مفتوح کہتے ہیں۔

جَرّ: زیر کو جَرّ یا کسرہ بھی کہتے ہیں اور جس حرف کے نیچے زیر ہو اسے مجرور یا مکسور کہتے ہیں۔

رفع: پیش کو رفع یا ضمہ بھی کہتے ہیں اور جس حرف پر پیش ہو اسے مرفوع یا مضموم کہتے ہیں۔

جزم: جزم کو سکون بھی کہتے ہیں اور جس حرف پر جزم ہو اسے مجزوم یا ساکن کہتے ہیں۔

تنوین: دو زبر ً دو زیر ٍ اور دو پیش ٌ کو تنوین کہتے ہیں۔

نون تنوین: دو زبر، دو زیر یا دو پیش کے تلفظ سے جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے نون تنوین کہلاتی ہے۔

مشدد: وہ حرف جس پر تشدید ّ ہو مشدّد کہلاتا ہے۔

تعریف: معرفہ بنانا یا معرفہ ہونا۔

تنکیر: نکرہ بنانا یا نکرہ ہونا۔

تذکیر: مذکر بنانا یا مذکر ہونا۔

تانیث: مؤنث بنانا یا مؤنث ہونا۔

لام تعریف: الْ جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے جیسے کِتَابٌ سے اَلْکِتَابُ۔

معرف باللام: وہ حرف جس پر لام تعریف داخل ہو جیسے قَلَمٌ سے اَلْقَلَمَ

مادہ: اسم یا فعل کے اصلی حروف کو مادہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

حروفِ تہجی: الف با سے لے کر یا تک تمام حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں۔

حروفِ علّت: حروفِ علّت تین ہیں۔ واؤ، الف، یا ء مجموعہ وائے ہے۔

حروفِ صحیح: حروفِ علّت کے علاوہ باقی تمام حروف، حروفِ صحیح ہیں۔

نوٹ: **واحد** ایک کو **تثنیہ** دو کو اور **جمع** دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

مرکب: دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔

مصدر: (نکلنے کی جگہ) وہ لفظ جس سے اور لفظ بنتے ہوں لیکن وہ خود کسی سے نہ بنا ہو۔ جیسے

ضَرْبٌ۔ حَسْبٌ۔ نَصْرٌ وغیرہ

مشتق: وہ اسم ہے جو کسی مصدر سے بنایا جائے جیسے اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ

مبنی: وہ لفظ جس کے اعراب میں کوئی تبدیلی نہ ہو جیسے ھٰذا، ھُوَ وغیرہ

مُعْرَب: وہ لفظ جس کے اعراب بدلتے رہتے ہیں جیسے رَجُلٌ۔ رَجُلاً۔ رَجُلٍ

مدّہ: حرف علت ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت موافق ہو یعنی واؤ ساکن سے پہلے پیش یا ساکن سے پہلے زیر ہو۔ الف ساکن سے پہلے زبر ہو۔

لین: حرف علت ساکن ماقبل کی حرکت مخالف ہو۔

کلمہ اور اس کی اقسام

کلمہ: بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ اس کی تین اقسام ہیں: اسم، فعل، حرف

اسم: نام کو اسم کہتے ہیں۔ یا اسم وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل رکھتا ہو اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے خَالِدٌ۔ صَادِقٌ۔ کِتَابٌ

فعل: کام کو کہتے ہیں یا فعل وہ کلمہ جو معنی مستقل رکھتا ہو اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے دَخَلَ وہ داخل ہوا۔ یَدْخُلُ وہ داخل ہوتا ہے/ ہوگا۔

حرف: برائے ربط ہوتا ہے جس میں نہ معنی مستقل ہوتا ہے نہ ہی کوئی زمانہ پایا جاتا ہے جیسے مِنْ (سے) فِی (میں) علیٰ (پر)۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ

اسم کی تقسیم

(وسعت کے اعتبار سے)

اسم کی دو اقسام ہیں: ① معرفہ خاص کو کہتے ہیں زَیْدٌ- مَكَّة

② نکرہ عام کو کہتے ہیں رَجُلٌ- وَلَدٌ

اسم معرفہ کی اقسام سات ہیں

① **اسم عَلَمْ** یعنی نام جیسے زَیْدٌ- حَامِدٌ

② **اسم ضمیر** جو نام کی جگہ استعمال ہو۔ هُوَ- اَنْتَ

③ **اسم اشارہ** اشارہ کرنے کے لیے هٰذَا (یہ) ذٰلِكَ (وہ)

④ اسم موصول اَلَّذِیْ- اَلَّتِیْ

⑤ **اسم معرف باللام** اَلْكِتَابُ اَلرَّجُلُ

⑥ **مضاف ہونا** جو مذکورہ اسم کی طرف مضاف ہو جیسے كِتَابُ خَالِدٍ، كِتَابُ هٰذَا

⑦ **منادی** جسے ندا دی جائے یا پکارا جائے یَا رَجُلٌ یا وَلَدٌ

حرف تنکیر اور تعریف

① عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین آتی ہے۔ بشرطیکہ وہ کسی کا نام نہ ہو رَجُلٌ (کوئی مرد) مَاءٌ (کچھ پانی) اگر کسی کا نام ہو تو معرفہ جیسے مُحَمَّدٌ، خَالِدٌ اسم علم ہونے کی وجہ سے معرفہ ہیں۔ ② تنوین حرف تنکیر ہے اور اَلْ عربی کا حرفِ تعریف ہے الف لام اور تنوین جمع نہیں ہو سکتے۔ ③ معرف باللام سے پہلے کوئی اور حرف آ جائے تو ہمزہ نہیں پڑھا جاتا۔ جیسے

Marfat.com

اَلْکِتَابُ سے وَالْکِتَابُ ④ لام تعریف سے پہلے اگر کوئی حرف ساکن آ جائے تو ساکن کو عموماً زیر دے کر ملاتے ہیں۔ مگر مِنْ کو نون کی زبر سے ملاتے ہیں عَنِ الْاَنْفَالِ عَنِ الرُّوْحِ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ اگر معرف باللام سے پہلے تنوین ہو تو نون تنوین کو بھی کسرہ دے کر ملاتے ہیں۔ جیسے زَیْدُنِ الْعَالِمُ - اَحَدُنِ اللّٰہُ الصَّمَدُ ⑤ حروف شمسی سے پہلے لام تعریف نہیں پڑھا جاتا جیسے اَلشَّمْسُ - اَللَّیْلُ حروف شمسی یہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔ حروف قمری سے پہلے لام پڑھا جاتا ہے جیسے اَلْقَمَرُ حروف شمسی کے سوا باقی تمام حروف قمری ہیں۔ (جن کا) مجموعہ ''حق کا خوف عجب غم ہے''۔

اسم نکرہ کا ترجمہ ''کوئی ایک'' کیا جاتا ہے جیسے مَرَضٌ کوئی بیماری اور معروف بِاللّام ترجمہ خاص کے ساتھ کیا جاتا ہے جیسے اَلْمَرَضُ خاص بیماری۔

مثالیں

اَلْقَوْلُ۔ اَلْغَیْبُ۔ اَلْجَنَّۃُ۔ اَلْقَمَرُ۔ اَلْاَرْضُ۔ اَلْکِتَابُ۔ اَلْمُلْکُ۔
اَلْجَاھِلُ۔ اَلْاَمْرُ۔ اَلسَّمَاءُ۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ اَلنَّھَارُ۔ اَلشَّمْسُ۔
اَلصِّرَاطُ۔ اَلْعِزَّۃُ۔ اَلْحُکْمُ۔ اَلظَّالِمُ۔ اَلشِّعْرُ

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

اسم کی تقسیم

(جنس کے اعتبار سے)

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① مذکر (نر) ② مونث (مادہ)

مؤنث کی اقسام: ① حقیقی ② لفظی یا قیاسی ③ سماعی

مؤنث حقیقی: جس کے مقابلے میں کوئی مذکر موجود ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ عورت، اُمٌّ ماں، اَتَانٌ گدھی، حِمَارٌ گدھا، اَبٌ باپ، رجلٌ آدمی

مؤنث لفظی/ قیاسی: جس کے مقابلے میں کوئی مذکر نہ ہو بلکہ لفظوں میں کوئی علامتِ تانیث پائی جائے۔ علاماتِ تانیث تین ہیں: ① گول (ۃ) مِلَّۃٌ ② الف مقصورہ عُظْمٰی۔ کُبْرٰی ③ الف ممدودہ حَمْرَاءُ، بَیْضَاءَ، خَضْرَاءُ

مؤنث سماعی: جس کے مقابلے میں نہ کوئی مذکر ہو اور نہ ہی کوئی علامتِ تانیث ہو لیکن اہل زبان اسے بطور مؤنث استعمال کرتے ہوں۔

اَرْضٌ	زمین
نَفْسٌ	جان
نَارٌ	آگ
سُوْقٌ	بازار

شمس	سورج
حَرْبٌ	لڑائی/ جنگ
دَارٌ	گھر
خَمْرٌ	شراب

فائدہ: عورتوں، ملکوں، قبیلوں اور انسانی اعضاء کے نام جو جوڑا جوڑا ہیں بطور مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔

Marfat.com

نوٹ: کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کے آخر میں گول تا ہے پھر بھی بطورِ مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے طَلْحَةٌ – خَلِيفَةٌ – عَلَّامَةٌ

مذکر اور مؤنث کی چند مثالیں

مُسْلِمٌ – مُسْلِمَةٌ – مُؤْمِنٌ – مُؤْمِنَةٌ – كَبِيرٌ – كَبِيرَةٌ – حَسَنَةٌ –
تَوْبَةٌ – صِدِّيقٌ – صِدِّيقَةٌ – رَحْمَةٌ – قَدَمٌ – أُذُنٌ – رِجْلٌ –
حُسْنٰى – وُسْطٰى – مَغْفِرَةٌ – بَقَرَةٌ – صَفْرَاءُ – يَدٌ – بَيْضَاءُ –
اَلنَّفْسُ – الْمُطْمَئِنَّةُ – دَارٌ – وَاسِعَةٌ

اسم کی تقسیم (عدد کے اعتبار سے)

واحد: ایک کو کہتے ہیں جیسے قَلَمٌ – كِتَابٌ

تثنیہ: دو کو کہتے ہیں۔ واحد کے آخر میں انِ یا ین لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے طَالِبٌ سے طَالِبَانِ یا طَالِبَيْنِ، رَجُلَانِ رَجُلَيْنِ

جمع: دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

جمع مکسر: جو جمع واحد کے صیغے میں تبدیلی کر کے بنائی گئی ہو جیسے كِتَابٌ سے كُتُبٌ۔ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

جمع مذکر سالم: وہ جمع جس میں واحد کا صیغہ صحیح سلامت ہو۔ جمع مذکر سالم واحد کے آخر میں "وْنَ" یا "یْنَ" لگانے سے بنتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ- مُسْلِمِیْنَ- غَافِلٌ سے غَافِلُوْنَ- غَافِلِیْنَ- صَابِرٌ سے صَابِرُوْنَ- صَابِرِیْنَ۔

جمع مونث سالم: واحد مؤنث کی گول تا (ۃ) کو ہٹا کر "اتٌ" لگانے سے جمع مونث سالم بنتا ہے۔ جیسے مُؤْمِنَةٌ سے مُؤْمِنَاتٌ طَالِبَةٌ سے طَالِبَاتٌ- عَالِمَةٌ سے عَالِمَاتٌ

جمع قلت: جو دس سے کم تک بولی جائے اس کے کل چار وزن ہیں۔

اَفْعُلٌ سے کَلْبٌ کی جمع اَکْلُبٌ- اَفْعَالٌ جیسے قَوْلٌ سے اَقْوَالٌ

اَفْعِلَةٌ سے طَعَامٌ کی جمع اَطْعِمَةٌ- فِعْلَةٌ سے غُلَامٌ کی جمع غِلْمَةٌ

اور جمع سالم جب معرف باللام نہ ہوں جیسے عَاقِلُوْنَ اور عَاقِلَاتٌ وغیرہ۔

جمع کثرت/مکسر: جو دس سے زیادہ پر بولی جائے۔

فائدہ: جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں اس کے تمام اوزان سماعی ہیں۔ چند مشہور اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	واحد	جمع
فِعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ
فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ
اَفْعِلَاءُ	نَبِیٌّ	اَنْبِیَاءُ
فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ
فُعُوْلٌ	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ

وزن	واحد	جمع
فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ
فَعْلٰی	مَرِیْضٌ	مَرْضٰی
فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ

فائدہ: بعض الفاظ کی جمع خلافِ قیاس آتی ہے جیسے اُمٌّ کی جمع اُمَّهَاتٌ- مَاءٌ کی جمع مِيَاهٌ اِنْسَانٌ کی جمع اُنَاسٌ- شَاةٌ کی جمع شِيَاهٌ۔

فائدہ: کبھی واحد اسم جمع کا معنی دیتا ہے۔ قَوْمٌ- حِزْبٌ- رَکْبٌ وغیرہ۔

نوٹ: مُسْلِمٌ- مُؤْمِنٌ- مُشْرِكٌ- مُجْرِمٌ- طَالِبٌ- ذَاكِرٌ- غَافِلٌ- صَادِقٌ- کَاذِبٌ- نَاصِرٌ- شَاكِرٌ مندرجہ بالا الفاظ سے تثنیہ جمع مذکر اور مونث بنائیں۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

مرکبات

دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب دو قسم کے ہوتے ہیں:

① مرکب تام ② مرکب ناقص

مرکب تام: متکلم کی بات کا سامع کو فائدہ ہو۔ اسے مرکب مفید، جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

مرکب ناقص: متکلم کی بات کا سامع کو فائدہ نہ ہو اسے مرکب ناقص اور مرکب غیر مفید کہتے ہیں۔ مرکب ناقص کی چند اقسام درج ذیل ہیں: مرکب اضافی، مرکب توصیفی، مرکب اشاری، مرکب جاری، مرکب عددی۔

مرکب اضافی: ① جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنا ہو جیسے کِتَابُ اللّٰہِ **مضاف** جس کی نسبت کی جائے اور **مضاف الیہ** جس کی طرف نسبت کی جائے۔

② عربی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اُردو میں برعکس یعنی مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے۔

③ مرکب اضافی کے اُردو ترجمہ میں کا، کے، کی وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں۔

④ مضاف پر الف لام نہیں آسکتا۔ کیونکہ دو آلہ تعریف جمع نہیں ہو سکتے۔ الف لام سے بھی اسم معرفہ بنتا ہے اور مضاف ہونے سے بھی اسم معرفہ بن جاتا ہے۔

⑤ مضاف پر تنوین نہیں آسکتی۔ کیونکہ تنوین نکرہ کی علامت ہے۔

⑥ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

⑦ مرکبِ اضافی جزو جملہ بنتا ہے۔

⑧ مضاف اور مضاف الیہ دونوں اسم ہوتے ہیں۔

Marfat.com

(۹) کبھی مرکب اضافی دہرا بھی ہوتا ہے جیسے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

(۱۰) مضاف اور مضاف الیہ اکٹھے آتے ہیں۔ مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آتی ہے۔ جیسے غُلَامُ الْمَرْاَةِ الصَّالِحُ۔ الصَّالِحُ یہ غلام کی صفت ہے۔

چند مثالیں:

كِتَابُ اللّٰهِ۔ كَلَامُ اللّٰهِ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ خَلْقُ اللّٰهِ۔ حِزْبُ اللّٰهِ۔
عِبَادُ الرَّحْمٰنِ۔ ذِكْرُ الرَّحْمٰنِ۔ يَوْمُ الْقِيَامَه۔ نِعْمَةُ اللّٰهِ۔
شَهَادَةُ اللّٰهِ۔ مُصِيْبَةُ الْمَوْتِ۔ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ طَعَامُ الْمِسْكِيْنِ۔
حَجُّ الْبَيْتِ۔ مَسَاجِدُ اللّٰهِ۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔
صَلٰوةُ الْفَجْرِ۔ دَارُ السَّلَامِ۔ دَارُ الْقَرَارِ۔ قَوْمُ لُوْطٍ۔ عِدَّةُ الشُّهُوْرِ۔
عَذَابُ النَّارِ۔ كِتَابُ الْفُجَّارِ۔ سَوْطَ عَذَابٍ۔ ثَوَابُ الْاٰخِرَةِ۔
دُعَاءُ الرَّسُوْلِ۔ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ۔ صَيْدُ الْبَرِّ۔ صَيْدُ الْبَحْرِ۔
اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرسُ السَّادِسُ

مرکب توصیفی

مرکب توصیفی: جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے۔

صفت: وہ لفظ ہے جو اسم کی حالت کو ظاہر کرے۔

موصوف: جس اسم کی حالت کو بیان کیا جائے۔

نوٹ: ① عربی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔ اُردو میں برعکس جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ نیک آدمی۔ ② صفت اور موصوف میں دس چیزوں میں مطابقت ضروری ہے۔

مطابقت: ① **تعریف و تنکیر:** موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ

② **تذکیر و تانیث:** دونوں مذکر ہوں یا دونوں مؤنث

③ **تعداد:** دونوں واحد یا تثنیہ یا جمع ہوں۔

④ **اعراب:** دونوں پر زیر، زبر یا پیش ہو۔

نوٹ: موصوف اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی صفت واحد مؤنث آ سکتی ہے۔ جیسے سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ۔ اَکْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ۔ اَشْجَارٌ عَالِیَةٌ۔

مزید مثالیں:

قُرْآنًا عَرَبِیًّا۔ لَحْمًا طَرِیًّا۔ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ مُلْکًا عَظِیْمًا۔ ضَلَالًا بَعِیْدًا۔ لَیْلًا طَوِیْلًا۔ قَرْضًا حَسَنًا۔ لَبَنًا خَالِصًا۔ فَوْزٌ عَظِیْمٌ۔ عَذَابٌ شَدِیْدٌ۔ ثَمَنٌ قَلِیْلٌ۔ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ۔ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ۔ شَیْءٌ

Marfat.com

عَجِيْبٌ۔ عَرْشٌ عَظِيْمٌ۔ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ۔ اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ۔

شَمْسٌ بَازِغَةٌ۔ نَاصِيَةٌ كَاذِبَةٌ۔ شَفَاعَةٌ حَسَنَةٌ۔ عِيْشَةٌ رَاضِيَةٌ۔

اَلدِّيْنُ الْخَالِصُ۔ اَلْعَذَابُ الْاَلِيْمُ۔ اَللّٰهُ الْخَالِقُ۔ اَلْكِتَابُ الْمُبِيْنُ۔

اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ۔ اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ۔ اَلْفَوْزُ الْكَبِيْرُ۔ اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى

فائدہ: قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ۔ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ

حروف ''یرملون'' (ی، ر، م، ل، و، ن) سے پہلے اگر نون ساکن آ جائے یا نون تنوین آ جائے تو اس نون کو یرملون کی جنس بنا کر ادغام کر دیتے ہیں۔ پھر لرؔ (ل اور ر) میں ادغام بلاغنّہ جیسے مِن لَّدُنْكَ اور رَّبِّهِمْ اور یمون (ی م و ن) میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔ جیسے مَنْ يَّقُوْلُ مِمَّا مِنْ وَّرَائِهِمْ۔ مِنَّا

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مرکب جاری

مرکب جاری: جو جار اور مجرور سے مل کر بنے سترہ حروف ایسے ہیں جو اسموں پر داخل ہو کر انہیں جر یعنی زیر دیتے ہیں۔ حروف جر ایک شعر میں بیان کیے گئے ہیں:

باؤ تاؤ کافُ لامُ واؤ منذُ مُذْ خلاَ

رُبَّ حاشا مِن عدَا فِیْ عَنْ علیٰ حتّٰی اِلیٰ

نوٹ: مُنْذُ مُذْ خلاَ رُبَّ عدَا قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے۔

(ب) سے ساتھ بِسْمِ اللّٰہِ اللہ کے نام سے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ب، ت، واو قسم کے لیے آتے ہیں۔ وَالْفَجْرِ وَالْعَصْرِ وَاللّٰہِ۔ تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّھُمْ۔ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ ک کی طرح، مثل مانند کَصَاحِبِ الْحُوْتِ مچھلی والے کی طرح، کَالْفِرَاشِ الْمَبْثُوْثِ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح۔ لام (ل) لیے واسطے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ فِیْ میں اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ، فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ مُنْذُ اور مُذْ سے مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مُذْیَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ خلاَ سوا جَاءَ قَوْمٌ خَلاَ زَیْدٍ حاشا سوا جَاءَ قَوْمٌ حَاشَ زَیْدٍ۔ عَدَا سوا جاء قومٌ عدا زیدٍ مِنْ سے مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ اِلٰی تک طرف مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔ عَنْ سے کے بارے میں یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ، یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ، یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ، عَلٰی پر اوپر بِاَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ۔ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا

نوٹ: واو کبھی عاطفہ ہوتی ہے۔ محض ملانے کے لیے آتی ہے اس وقت اس کا ترجمہ ''اور'' کیا جاتا ہے۔ جیسے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ......

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

مرکب عددی

مرکب عددی: جو عدد اور معدود سے مل کر بنے۔ عدد کا معنی گننا یا گنتی اور معدود جسے گنا جائے۔

(بیس تک گنتی یاد کریں) وَاحِدٌ- اِثْنَانِ- ثَلَاثَةٌ- اَرْبَعَةٌ- خَمْسَةٌ- سِتَّةٌ- سَبْعَةٌ- ثَمَانِيَةٌ- تِسْعَةٌ- عَشَرَةٌ- اَحَدَ عَشَرَ- اِثْنَا عَشَرَ- ثَلَاثَةَ عَشَرَ- اَرْبَعَةَ عَشَرَ- خَمْسَةَ عَشَرَ- سِتَّةَ عَشَرَ- سَبْعَةَ عَشَرَ- ثَمَانِيَةَ عَشَرَ- تِسْعَةَ عَشَرَ- عِشْرُوْنَ-

دہائیاں: عِشْرُوْنَ- ثَلَاثُوْنَ- اَرْبَعُوْنَ- خَمْسُوْنَ- سِتُّوْنَ- سَبْعُوْنَ- ثَمَانُوْنَ- تِسْعُوْنَ- مِأَةٌ

قاعدہ: ① واحد اور اثنان میں معدود پہلے اور عدد بعد میں آتا ہے۔ کِتَابٌ وَاحِدٌ عدد اور معدود میں مذکر و مؤنث کے لحاظ سے مطابقت ضروری ہے۔ قَلَمٌ وَاحِدٌ- مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ

② ثلاثہ سے لے کر عشرہ تک معدود جمع مجرور ہوتا ہے۔ جیسے ثَلَاثَةُ اَقْلَامٍ نیز معدود اگر مذکر ہو تو عدد مونث اور معدود اگر مونث ہو تو عدد مذکر ہوگا۔ جیسے ثَلَاثَةُ اَقْلَامٍ- سَبْعُ بَقَرَاتٍ

③ گیارہ سے سو تک معدود مفرد منصوب ہوتا ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا- اِثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا

⑤ سو اور سو سے زیادہ کا معدود مفرد مجرور آتا ہے۔ فَلَهٗ اَجْرُ مِأَةِ شَهِيْدٍ- بَلْ لَبِثْتَ مِأَةَ عَامٍ۔

❀❀❀

١٢٧٦٨٨

Marfat.com

مرکب اشاری

مرکب اشاری: جو اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ سے مل کر بنے۔

اسم اشارہ: وہ لفظ ہے جس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ حسی کیا جائے اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

اسم اشارہ قریب: هٰذَا۔ هٰذَانِ۔ هٰذَيْنِ۔ هٰؤُلاءِ۔ هٰذِهٖ۔ هَاتَانِ۔ هَاتَيْنِ۔ هٰؤُلاءِ

اسم اشارہ بعید: ذٰلِكَ۔ ذَانِكَ۔ ذَيْنِكَ۔ اُوْلٰئِكَ۔ تِلْكَ۔ تَانِكَ۔ تَيْنِكَ۔ اُوْلٰئِكَ

قاعدہ: مشارٌ الیہ ہمیشہ معرف باللام یا مرکب اضافی ہوتا ہے۔ اگر معرف باللام ہو تو اشارہ پہلے آتا ہے اور مرکب اضافی ہو تو اشارہ بعد میں آتا ہے۔

هٰذَا الْكِتَاب یہ کتاب۔ كِتَابُكُمْ هٰذَا تمہاری یہ کتاب۔

مثالیں:

هٰذَا كِتَابٌ۔ هٰذَا سَاحِرٌ۔ هٰذَا حَلَالٌ وَهٰذَا حَرَامٌ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۔ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ۔ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ۔ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ۔ هٰذِهِ الْاَنْهَارُ۔ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ۔ هٰذَانِ خَصْمَانِ۔ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ هٰؤُلاءِ بَنَاتِيْ۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ۔ اِنْ هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ۔ ذَالِكَ الْكِتَابُ۔ تِلْكَ اُمَّةٌ۔ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ اُوْلٰئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ۔ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

نوٹ: هٰهُنَا۔ هُنَا کا معنی ہے یہاں هُنَاكَ کا معنی وہاں كَذَالِكَ هٰكَذَا ایسا ہی

Marfat.com

اَلدَّرسُ التَّاسِعُ

اَسْمَاءِ اِسْتِفْهَام

مَنْ کون-لِمَنْ کس کے لیے-مَا کیا-لِمَا کس کا-مَاذَا کیا-اَیْشُ کیا-مَتٰی کب-اَنّٰی کہاں سے، کیسے-بِکَمْ کتنے میں-کَیْفَ کیسے-اِلٰی اَیْنَ کہاں کو-مِنْ اَیْنَ کہاں سے-اِلٰی مَتٰی کب تک-اَیْنَ کہاں-مِمَّا (مِنْ مَا) کس چیز سے-عَمَّا (عن+ ما) کس چیز سے-فِیْمَا کس چیز میں-اَیِّي کونسا-اَیَّةُ کون سی۔

فائدہ: ① اسمائے استفہام مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔ ② اسمائے استفہام جملے کے شروع میں آتے ہیں لیکن اگر مضاف الیہ ہوں تو پھر بعد میں کِتَابُ مَنْ؟

③ اسمائے استفہام پر حروفِ جارہ داخل ہوں تو معنی بدل جاتے ہیں۔

④ مَا بعض حروفِ جارہ کے ساتھ بغیر الف کے پڑھا جاتا ہے جیسے لِمَا سے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ- مِمَّا سے مِمَّ خُلِقَ- عَمَّا سے عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ- فِیْمَا سے فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا- اَیٌّ اور اَیَّةٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً

فائدہ: کَمْ دو قسم کے ہوتے ہیں ① کَمْ استفہامیہ (کتنے) کَمْ استفہامیہ کے بعد اسم منصوب اور واحد ہوتا ہے۔ کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَکَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں ② کَمْ (خبریہ) (اتنے) اس کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے۔کَمْ عَبْدٍ کَمْ عَبِیْدٍ اَعْتَقْتُ میں نے بہت غلام آزاد کیے۔ کَمْ خبریہ کے بعد اکثر مِنْ جارہ آتی ہے۔کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً-

بہت دفعہ چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہے۔مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ- مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ- اَیْنَ الْمَفَرُّ- اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ- کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِیْنَ- فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ- مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَ یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا- مَنْ رَّبُّکَ؟ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ؟ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ؟ هَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ- کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ- هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ؟ اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ- مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

مرکب تام

(مرکب مفید، جملہ، کلام)

مرکب تام: متکلم کی بات کا سامع کو فائدہ ہو۔ اسے مرکب مفید، جملہ یا کلام کہتے ہیں۔
جملہ کی دو اقسام ہیں: ① جملہ اسمیہ، جس کی ابتدا اسم سے ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ
② جملہ فعلیہ: جس کی ابتدا فعل سے ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ

نوٹ: ① جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور مسند الیہ اور دوسرے جزو کو خبر اور مسند کہتے ہیں۔

② مبتدا معرفہ اور خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے۔ صرف دو صورتوں میں خبر بھی معرفہ ہو سکتی ہے۔ (الف) اگر مابعد اسم صفت نہ بن سکے جیسے اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ (ب) اگر مبتدا اور خبر کے درمیان میں ضمیر کا فاصلہ آ جائے اَلرِّجَالُ ھُمُ الصَّالِحُوْنَ

③ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں زَیْدٌ عَالِمٌ

④ مبتدا اور خبر میں پانچ چیزوں کے لحاظ سے مطابقت ہونا ضروری ہے۔ مذکر، مونث، واحد، تثنیہ، جمع یعنی دونوں مذکر ہوں یا دونوں مونث، دونوں واحد ہو یا دونوں تثنیہ یا دونوں جمع ہوں۔

⑤ مبتدا اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر واحد مونث لائی جاتی ہے۔

⑥ اگر جملہ میں نفی کا معنی پیدا کرنا ہو تو ما - لا یا لَیْسَ لگاتے ہیں اور خبر کو نصب (فتحہ) دیتے ہیں۔ مَا زَیْدٌ حَاضِرًا کبھی مَا اور لَیْسَ کی خبر پر باجارہ داخل ہو جاتی ہے جیسے لَیْسَ زَیْدٌ بِعَالِمٍ

Marfat.com

⑦ اگر جملہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہوتو اِنَّ یا اَنَّ شروع میں لگاتے ہیں اور مبتدا پر نصب آجاتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ

⑧ اگر جملہ سوالیہ بنانا ہوتو شروع میں ھَلْ یا ہمزہ استفہام أ لگاتے ہیں۔ ھَلْ زَیْدٌ حَاضِرٌ؟ أَزَیْدٌ عَالِمٌ؟ کیا زید حاضر ہے؟ أزیدٌ عالم کیا زید عالم ہے؟

مثالیں:

اَللّٰہُ قَادِرٌ۔ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ۔ مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ۔ اَلصُّلْحُ خَیْرٌ۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ۔ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔ ھُوَ شَاعِرٌ۔ ھِیَ ظَالِمَۃٌ۔ اَنَا یُوْسُفُ۔ ءَ اَنْتَ یُوْسُفُ۔ نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ مَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ ھَلْ اَنْتُمْ شَاکِرُوْنَ

فائدہ: اِنَّ ابتدائے کلام میں آتا ہے اور اَنَّ درمیان میں آتا ہے۔ قول مادہ کے بعد اِنَّ اور عِلْم مادہ کے بعد ہمیشہ اَنَّ آتا ہے۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرسُ الحَادِیْ عَشَرَ

جملہ فعلیہ

جس کی ابتدا فعل سے ہو اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے دَخَلَ زَیْدٌ زید داخل ہوا۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس میں کام کا کرنا ہونا یا سہنا کسی بھی زمانے میں پایا جائے۔ فعل کی چار اقسام ہیں: ① فعل ماضی ② فعل مضارع ③ فعل امر ④ فعل نہی

گردان فعل ماضی

واحد مذکر غائب	ضَرَبَ	اس ایک مرد نے مارا
تثنیہ مذکر غائب	ضَرَبَا	ان دو مردوں نے مارا
جمع مذکر غائب	ضَرَبُوْا	ان سب مردوں نے مارا
واحد مونث غائب	ضَرَبَتْ	اس ایک عورت نے مارا
تثنیہ مونث غائب	ضَرَبَتَا	ان دو عورتوں نے مارا
جمع مونث غائب	ضَرَبْنَ	ان سب عورتوں نے مارا
واحد مذکر حاضر	ضَرَبْتَ	تو ایک مرد نے مارا
تثنیہ مذکر حاضر	ضَرَبْتُمَا	تم دو مردوں نے مارا
جمع مذکر حاضر	ضَرَبْتُمْ	تم سب مردوں نے مارا
واحد مونث حاضر	ضَرَبْتِ	تو ایک عورت نے مارا
تثنیہ مونث حاضر	ضَرَبْتُمَا	تم دو عورتوں نے مارا

Marfat.com

جمع مونث حاضر	ضَرَبْتُنَّ	تم سب عورتوں نے مارا
واحد متکلم	ضَرَبْتُ	میں ایک مرد/عورت نے مارا
جمع متکلم	ضَرَبْنَا	ہم مردوں/عورتوں نے مارا

صیغوں کی علامات:

واحد مذکر غائب — جس میں مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی علامت نہ ہو:

تثنیہ مذکر غائب — آخر میں "ا" جیسے ضَرَبَا

جمع مذکر غائب — آخر میں و جیسے ضَرَبُوْا

واحد مونث غائب — آخر میں تْ (ساکن) جیسے ضَرَبَتْ

تثنیہ مونث غائب — آخر میں تا جیسے ضَرَبَتَا

جمع مونث غائب — آخر میں نَ جیسے ضَرَبْنَ

واحد مذکر حاضر — آخر میں تَ (مفتوح) جیسے ضَرَبْتَ

تثنیہ مذکر حاضر — آخر میں تُمَا جیسے ضَرَبْتُمَا

جمع مذکر حاضر — آخر میں تُمْ جیسے ضَرَبْتُمْ

واحد مونث حاضر — آخر میں تِ (مکسور) جیسے ضَرَبْتِ

تثنیہ مونث حاضر — آخر میں تُمَا جیسے ضَرَبْتُمَا

جمع مونث حاضر — آخر میں تُنَّ جیسے ضَرَبْتُنَّ

واحد متکلم — آخر میں تُ مضموم جیسے ضَرَبْتُ

جمع متکلم — آخر میں نَا جیسے ضَرَبْنَا

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرسُ الثَّانِیْ عَشَرَ

فاعل

فائدہ: ① ہر فعل کے لیے فاعل کا ہونا ضروری ہے۔

② فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور فعل کے بعد آتا ہے۔

③ فاعل کبھی اسم ہوتا ہے اور کبھی ضمیر۔

④ ضمیر کبھی بارز (ظاہر) اور کبھی مستتر (چھپی ہوئی) ہوتی ہے۔

⑤ فعل ماضی کے دو صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ صیغہ واحد مذکر غائب جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ اور صیغہ واحد مؤنث غائب ضَرَبَتْ میں ھِیَ۔ باقی تمام صیغوں میں ضمیر بارز ہیں۔ جو فاعل بنتی ہیں اور صیغوں کی علامت بھی ہیں۔

فائدہ: اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا لیکن فاعل مذکر کے لیے فعل مذکر اور فاعل مونث کے لیے فعل مونث آئے گا۔ ضَرَبَ الرَّجُلُ— ضَرَبَ الرَّجُلَانِ— ضَرَبَ الرِّجَالُ— ضَرَبَتِ الْمَرْأَةُ— ضَرَبَتِ الْمَرْأَتَانِ— ضَرَبَتِ النِّسَاءُ۔

نوٹ: ضمیر غائب کیلیے مرجع کا ہونا ضروری ہے۔ مرجع سے مراد وہ اسم ہے جس کی طرف ضمیر لوٹ رہی ہو۔

نفی ماضی: فعل ماضی کے شروع میں لفظ مَا لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ سے مَا ضَرَبَ اس ایک مرد نے نہیں مارا۔ اگر ماضی کے صیغے کا تکرار ہو تو ''لا'' لگاتے ہیں۔ جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی نہ اس نے تصدیق کی اور نہ اس نے نماز پڑھی۔

ماضی قریب: فعل ماضی کے شروع میں قَدْ یا لَقَدْ لگانے سے بنتا ہے۔ اس میں تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ اس نے مارا ہے۔

Marfat.com

ماضی بعد: ماضی کے شروع میں کَانَ لگا دیتے ہیں۔جیسے کَانَ ضَرَبَ اس نے مارا تھا۔

فعل معروف: جس فعل کا فاعل معلوم ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ زید نے مارا۔

فعل مجہول: جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو۔جیسے ضُرِبَ خَالِدٌ خالد مارا گیا۔

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ: آخری حرف کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔آخر سے ماقبل کے نیچے کسرہ (زیر) لگادو اور اس سے پہلے جتنے متحرک حروف ہوں انہیں ضمہ (پیش) دے دو (جیسے) ضَرَبَ سے ضُرِبَ- اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ- اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ- اِسْتَغْفَرَ سے اُسْتُغْفِرَ۔

نوٹ: ثلاثی مجرد کا فعل تین طریقوں سے آسکتا ہے۔ضَرَبَ- سَمِعَ- کَرُمَ

مثالیں:

صَدَقَ اللّٰہُ- کَتَبَ اللّٰہُ- سَئَلَ سَائِلٌ- شَھِدَ شَاھِدٌ- وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤمِنِیْنَ- وَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ- قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ- رَحِمَ اللّٰہُ- سَجَدَ الْمُؤْمِنِیْنَ- وَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ- قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ- رَحِمَ اللّٰہُ- سَجَدَ الْمَلَائِکَۃُ- خَسَفَ الْقَمَرُ- رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِہٖ- خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ- رَکِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ- قَتَلْتَ نَفْساً ظَلَمْتُ نَفْسِیْ- ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا- قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ- کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ- غُلِبَتِ الرُّوْمُ- رُزِقُوْا- خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا- مَا کَفَرَ سُلَیْمَانُ- مَاجَاءَ- مَا سَمِعْنَا

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

فعل مضارع

فعل مضارع میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب کے شروع میں حروفِ اَتَیْنَ (ا-ت یا ن) میں سے کوئی ایک حرف لگا دیں بعد والے حرف کو ساکن کر دیں اور آخری حرف پر ضمہ لگا دیں۔

فعل مضارع کی گردان

واحد مذکر غائب	یَضْرِبُ	وہ ایک مرد مارتا ہے/ مارے گا
تثنیہ مذکر غائب	یَضْرِبَانِ	وہ دو مرد مارتے ہیں/ ماریں گے
جمع مذکر غائب	یَضْرِبُوْنَ	وہ سب مرد مارتے ہیں/ ماریں گے
واحد مونث غائب	تَضْرِبُ	وہ ایک عورت مارتی ہے/ مارے گی
تثنیہ مونث غائب	تَضْرِبَان	وہ دو عورتیں مارتی ہیں/ ماریں گی
جمع مونث غائب	یَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں مارتی ہیں/ ماریں گی
واحد مذکر حاضر	تَضْرِبُ	تو اک مرد مارتا ہے/ مارے گا
تثنیہ مذکر حاضر	تَضْرِبَانِ	تم دو مرد مارتے ہو/ مارو گے
جمع مذکر حاضر	تَضْرِبُوْنَ	تم سب مرد مارتے ہو/ مارو گے
واحد مونث حاضر	تَضْرِبِیْنَ	تو ایک عورت مارتی ہے/ مارے گی

Marfat.com

تثنیہ مونث حاضر	تُضْرِبَان	تم دوعورتیں مارتی ہو/ مارو گی
جمع مونث حاضر	اَضْرِبُ	میں مارتا ہوں/ ماروں گا
واحد متکلم	نَضْرِبُ	ہم مارتے ہیں/ ماریں گے

فائدہ ۱: مضارع کی گردان میں پانچ صیغے ایسے ہیں جن کے آخر میں ضمہ اعرابی ہوتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ تَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی ہوتا ہے اور ان کے علاوہ باقی دو صیغے جمع مونث غائب و حاضر مبنی کہلاتے ہیں۔

فائدہ ۲: حروف اَتَیْنَ میں سے ''ا'' واحد متکلم کے ساتھ اور ''ن'' جمع متکلم کے ساتھ خاص ہیں جیسے اَدْخُلُ اور نَدْخُلُ۔ حرف ''ی'' چار صیغوں واحد، تثنیہ و جمع مذکر غائب اور جمع مونث غائب کے ساتھ خاص ہے اور حرف ''ت'' سے آٹھ صیغے واحد، تثنیہ مونث غائب اور حاضر کے چھ صیغے شروع ہوتے ہیں۔

فائدہ ۳: اگر مضارع کے شروع میں لام مفتوح لگا دیا جائے تو مضارع زمانہ حال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ لَیَدْخُلُ وہ داخل ہوتا ہے۔ اگر مضارع کے شروع میں ''س'' یا سَوْفَ لگا دیا جائے تو مضارع مستقبل کے مخصوص ہو جاتا ہے۔ جیسے سَیَدْخُلُ۔ سَوْفَ یَدْخُلُ وہ (عنقریب) داخل ہوگا۔

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ: مضارع معلوم کے آخری حرف کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ آخر کے ماقبل کو فتح یعنی زبر (اگر پہلے نہ ہو) اور حرفِ مضارع (اَتَیْنَ) کو ضمہ (اگر پہلے نہ ہو) دے دو۔

یَدْخُلُ سے یُدْخَلُ۔ یَعْلَمُ سے یُعْلَمُ۔ یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ

چند مثالیں:

یَخْرُجُ۔ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الْکَافِرِیْنَ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ۔ سَوْفَ

Marfat.com

تَعْلَمُوْنَ– كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ– اَلنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ– كَيْفَ
تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ– يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ– يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ– يَوْمَ
يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ– نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ– اَنْتُمْ
تَسْمَعُوْنَ– اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ– يَسْئَلُوْنَكَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰہَ– يَضْرِبُوْنَ
وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ۔

فائدہ: اگر فعل مضارع پر لائے نفی آ جائے تو فعل نفی مضارع بن جاتا ہے۔ لَا يَعْلَمُوْنَ وہ نہیں جانتے ہیں/ وہ نہیں جانیں گے۔ لَا تَسْمَعُ– لَا يَعْقِلُوْنَ– لَا يَشْعُرُوْنَ وغیرہ

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

اَوْزَانِ کَلِمَات

ثلاثی: جس میں تین حرف ہوں جیسے خَرَجَ (خ-ر-ج) رَجُلٌ (ر-ج-ل)

رباعی: جس میں چار حرف ہوں جیسے دَحْرَجَ اس نے پتھر لڑھکایا جعْفَرٌ (آدمی کا نام)

خماسی: جس میں پانچ حرف ہوں جیسے سَفَرْجَلٌ - غَضَنْفَرٌ

نوٹ: اسم ثلاثی، رباعی اور خماسی ہوتا ہے۔ جبکہ فعل صرف ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے۔ خماسی نہیں ہوتا۔

ثلاثی مجرد: جس میں تین حروفِ اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو۔ دَخَلَ

ثلاثی مزید فیہ: جس میں تین حروفِ اصلی سے کوئی حرف زیادہ ہو اَدْخَلَ، اَخْرَجَ

رباعی مجرد: جس میں چار حروفِ اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو دَحْرَجَ، زَلْزَلَ

رباعی مزید فیہ: جس میں چار حروفِ اصلی سے کوئی حرف زیادہ ہو تَدَحْرَجَ

حروفِ اصلی: عربی زبان میں حروفِ اصلی اور حروفِ زائدہ کی پہچان کے لیے ایک ترازو ہے۔ جسے فَعَلَ کہتے ہیں یعنی ف-ع-ل- لہٰذا جو حروف فَعَلَ کے مقابلے میں آئیں جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ حروف اصل ہیں۔ اور معروف فعل کے مقابلہ میں جیسے اَدْخَلَ بروزن اَفْعَلَ ثلاثی کا ترازو فَعَلَ ہے۔ رباعی کے لیے فَعْلَلَ اور خماسی کے لیے فَعَلْلَلٌ

نوٹ: ① فعل میں مجرد اور مزید فیہ کی پہچان ماضی کے صیغہ واحد غائب سے ہوگی اور اسموں میں واحد اور مفرد لفظ سے۔ ② جو حرف ''فا'' کے مقابلے میں ہو اسے فا کلمہ جو عین کے مقابلے میں ہو اسے عین کلمہ اور جو لام کے مقابلے میں ہو لام کلمہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

ابواب (ثلاثی مجرد کے چھ ابواب اصلی ہیں)

ضَرَبَ	یَضْرِبُ	بروزن	فَعَلَ	یَفْعِلُ
نَصَرَ	یَنْصُرُ	بروزن	فَعَلَ	یَفْعُلُ
سَمِعَ	یَسْمَعُ	بروزن	فَعِلَ	یَفْعَلُ
فَتَحَ	یَفْتَحُ	بروزن	فَعَلَ	یَفْعَلُ
حَسِبَ	یَحْسِبُ	بروزن	فَعِلَ	یَفْعِلُ
کَرُمَ	یَکْرُمُ	بروزن	فَعُلَ	یَفْعُلُ

سب سے زیادہ ابواب نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہیں پھر ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور پھر سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ اس لیے ان تینوں کو اُمُّ الابواب کہتے ہیں۔ ان کے بعد بالترتیب فَتَحَ یَفْتَحُ۔ کَرُمَ یَکْرُمُ۔ حَسِبَ یَحْسِبُ آتے ہیں۔

نَصَرَ یَنْصُرُ: اَلْخُرُوْجُ نکلنا۔ اَلدُّخُوْلُ داخل ہونا۔ اَلْخُلُوْدُ ہمیشہ رہنا۔ اَلسُّکُوْتُ خاموش رہنا۔ اَلْبُلُوْغُ پہنچنا۔ اَلرُّقُوْدُ سونا۔ اَلنَّقْضُ توڑنا۔ اَلنَّشْرُ پھیلانا۔ اَللَّمْسُ چھونا۔ اَلتَّرْکُ چھوڑنا۔

ضَرَبَ یَضْرِبُ: اَلْغَلَبُ غلبہ کرنا۔ اَلْکِذْبُ جھوٹ بولنا۔ اَلْکَسْبُ کمائی کرنا۔ اَلْمَغْفِرَةُ بخشنا۔ اَلْکَسْرُ توڑنا۔ اَلْجُلُوْسُ بیٹھنا۔ اَلْمَعْرِفَةُ پہچاننا۔ اَلْغَسْلُ دھونا۔ اَلنُّزُوْلُ اترنا۔ اَلْکَشْفُ کھولنا۔

سَمِعَ یَسْمَعُ: اَلْفَهْمُ سمجھنا۔ اَلْحَمْدُ تعریف کرنا۔ اَلشَّهَادَةُ گواہی دینا۔ اَلضِّحْکُ ہنسنا۔ اَلْعِلْمُ جاننا۔ اَلْجَهْلُ نہ جاننا۔ اَلْحَفْظُ نگاہ رکھنا۔ اَلْقُدُوْمُ قدم بڑھانا۔ اَلسَّعَادَةُ نیک بخت ہونا۔ اَللُّحُوْقُ ملنا۔ لاحق ہونا

Marfat.com

نوٹ: مندرجہ بالا تینوں ابواب سے سب سے زیادہ مصادر آتے ہیں اس لیے انہیں اُمُّ الابواب بھی کہتے ہیں پھر فَتَحَ يَفْتَحُ سے پھر كَرُمَ يَكْرُمُ سے سب سے کم حَسِبَ يَحْسِبُ سے۔

فَتَحَ يَفْتَحُ: اَلْفَتْحُ کھولنا۔ الرَّفْعُ اٹھانا۔ اَلْقَطْعُ کاٹنا۔ اَلْجَعْلُ بنانا۔ اَلذِّهَابُ جانا۔ اَلطَّبْخُ پکانا۔ الصَّبْغُ رنگنا۔ السَّلْخُ کھال کھینچنا۔ الرَّهْنُ رہن رکھنا۔ اَلْمَدْحُ تعریف کرنا

كَرُمَ يَكْرُمُ: اَلْقُرْبُ نزدیک ہونا۔ اَلْبُعْدُ دور ہونا۔ اَلصُّعُوْبَةُ مشکل ہونا۔ اَلشَّرَافَةُ بزرگ ہونا۔ اَلْكَثْرَةُ بہت ہونا۔

حَسِبَ يَحْسِبُ: اَلْحِسْبَان گمان کرنا۔ اَلْوَرَمُ سوجنا۔ اَلنِّعْمَةُ خوش ہونا۔ اَلنُّعُوْمَةُ نازک ہونا۔

ابواب کی پہچان: ① ماضی مفتوح العین اور آخر میں یا ہو یعنی ناقص یائی تو باب ضَرَبَ يَضْرِبُ ہوگا اور آخر میں واؤ ہو یعنی ناقص واوی تو باب نَصَرَ يَنْصُرُ ہوگا۔

② مضاعف اگر لازم ہو تو ضَرَبَ سے ہوگا اور اگر متعدی ہو تو نَصَرَ سے۔

③ ماضی مفتوح العین اور فا کلمہ واؤ ہو تو اکثر باب ضَرَبَ ہوگا۔

④ اگر عین یا لام کلمہ حلقی ہو تو باب فَتَحَ ہوگا۔

⑤ سَمِعَ والے افعال کسی دائمی حالت یا مستقل صفت کو بیان کرتے ہیں۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

ضمائر

ضمیر: وہ اسم ہے جو نام کی جگہ استعمال ہو یا جو غائب، حاضر اور متکلم کو ظاہر کرے۔ یعنی ضمیر غائب، ضمیر حاضر، ضمیر متکلم۔

اقسام: ضمیر کی پانچ اقسام ہیں: ① مرفوع متصل ② مرفوع منفصل ③ منصوب متصل ④ منصوب منفصل ⑤ مجرور متصل

مرفوع متصل: فاعل کی ضمیر جو فعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ ماضی کی گردان میں تمام صیغوں کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔ البتہ صیغہ واحد مذکر غائب (ضَرَبَ) اور واحد مونث غائب کے (ضَرَبَتْ) میں مستتر ہوتی ہے۔

مرفوع منفصل: عموماً مبتدا بنتی ہے اور تلفظ میں مستقل ہوتی ہے۔ هُوَ- هُمَا- هُمْ- هِيَ- هُمَا- هُنَّ- أَنْتَ- أَنْتُمَا- أَنْتُمْ- أَنْتِ- أَنْتُمَا- أَنْتُنَّ- أَنَا- نَحْنُ-

نوٹ: ضمیر واحد متکلم میں نون کے بعد الف لکھنے میں تو آتا ہے مگر پڑھنے میں نہیں آتا۔

منصوب متصل: مفعول بنتی ہے اور فعل کے ساتھ مل کر آتی ہے۔

ضَرَبَهُ- ضَرَبَهُمَا- ضَرَبَهُمْ- ضَرَبَهَا- ضَرَبَهُمَا- ضَرَبَهُنَّ-

ضَرَبَكَ- ضَرَبَكُمَا- ضَرَبَكُمْ- ضَرَبَكِ- ضَرَبَكُمَا- ضَرَبَكُنَّ-

ضَرَبَنِيْ- ضَرَبَنَا

نوٹ: ضَرَبَنِيْ میں نون وقایہ ہے اور یْ واحد متکلم کی ضمیر ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ ماضی کے آخری حرف مبنی پر فتحہ ہوتا ہے اور متکلم کی یْ ساکن ہوتی ہے جو ماقبل مکسور کا تقاضا کرتی

Marfat.com

ہے۔اس لیے نون بڑھا دیتے ہیں تا کہ ''ی'' کا تقاضا بھی پورا ہو اور ماضی کا آخر بھی مبنی پر فتحہ رہے۔

منصوب منفصل: مفعول بنتی ہے اور فعل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہے جیسے اِیَّاہُ۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُمْ۔ اِیَّاھَا۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُنَّ۔ اِیَّاکَ۔ اِیَّاکُمَا۔ اِیَّاکُمْ۔ اِیَّاکِ۔ اِیَّاکُمَا۔ اِیَّاکُنَّ۔ اِیَّایَ۔ اِیَّانَا۔

مجرور متصل: یہ ضمیر کبھی مضاف الیہ اور کبھی حرف جار کا معمول ہونے کی حیثیت سے مجرور ہوتی ہے۔ کِتَابُہٗ۔ کِتَابُھُمَا۔ کِتَابُھُمْ۔ کِتَابُھَا۔ کِتَابُھُمَا۔ کِتَابُھُنَّ۔ کِتَابُکَ۔ کِتَابُکُمَا۔ کِتَابُکُمْ۔ کِتَابُکِ۔ کِتَابُکُمَا۔ کِتَابُکُنَّ۔ کِتَابِیْ۔ کِتَابُنَا۔

(ii) لَہٗ۔ لَھُمَا۔ لَھُمْ۔ لَھَا۔ لَھُمَا۔ لَھُنَّ۔ لَکَ۔ لَکُمَا۔ لَکُمْ۔ لَکِ۔لَکُمَا۔ لَکُنَّ۔ لِیْ۔ لَنَا

قاعدہ نمبر ۱: عام طور پر ''لام'' حرفِ جر مکسور ہوتا ہے لیکن جب ضمیر کے ساتھ استعمال ہو تو مفتوح ہوتا ہے۔سوائے واحد متکلم کی ضمیر کے کیونکہ اس میں مکسور ہوتا ہے (لِیْ)

قاعدہ نمبر ۲: غائب کی ضمیر (ہٗ) کے پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں۔اگر اسم ضمیر سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اس ضمیر پر اُلٹا پیش پڑھا جاتا ہے جیسے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ۔ اگر ہٗ ضمیر سے پہلے زیر ہو تو ہ کے نیچے کھڑی زیر پڑھی جائے گی۔جیسے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ......

قاعدہ نمبر ۳: اگر ہٗ سے پہلے حرف ساکن ہو تو سیدھی پیش پڑھی جائے گی۔جیسے مِنْہُ۔ عَنْہُ

قاعدہ نمبر ۴: اگر ضمیر سے پہلے یا ساکن ہو تو ضمیر کے نیچے زیر پڑھی جائے گی۔جیسے لَا رَیْبَ فِیْہِ۔

Marfat.com

چند مثالیں:

كَمْ لَبِثْتَ۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ هُمْ غَافِلُوْنَ۔ هُمْ جَاهِلُوْنَ۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔ ءَ اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ۔ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ۔ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ۔ جِبَاهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ۔ عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ۔ لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

فعل مضارع مجزوم

فعل مضارع پر اگر لَمْ - لَمَّا - لام امر، لائے نہی اور اِنْ شرطیہ لگا دیا جائے تو مضارع کے پانچ صیغوں سے ضمہ اعرابی اور سات صیغوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے اور جمع مونث غائب اور حاضر کے دو صیغے مبنی ہونے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتے۔

فعل نفی جحد - فعل مضارع پر لَمْ جازمہ داخل ہو تو فعل نفی جحد بنتا ہے اور گردان میں تین تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ① معنی مثبت سے منفی ② زمانہ حال استقبال سے ماضی ③ پانچ صیغوں سے ضمہ اعرابی اور سات صیغوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔

گردان فعل مضارع مجزوم/نفی جحد

واحد مذکر غائب	لَمْ يَضْرِبْ	اس ایک مرد نے نہیں مارا
تثنیہ مذکر غائب	لَمْ يَضْرِبَا	ان دو مردوں نے نہیں مارا
جمع مذکر غائب	لَمْ يَضْرِبُوْا	ان سب مردوں نے نہیں مارا
واحد مونث غائب	لَمْ تَضْرِبْ	اس ایک عورت نے نہیں مارا
تثنیہ مونث غائب	لَمْ تَضْرِبَا	ان دو عورتوں نے نہیں مارا
جمع مونث غائب	لَمْ يَضْرِبْنَ	ان سب عورتوں نے نہیں مارا
واحد مذکر حاضر	لَمْ تَضْرِبْ	تو ایک مرد نے نہیں مارا
تثنیہ مذکر حاضر	لَمْ تَضْرِبَا	تم دو مردوں نے نہیں مارا

Marfat.com

جمع مذکر حاضر	لَمْ تَضْرِبُوْا	تم سب مردوں نے نہیں مارا
واحد مونث حاضر	لَمْ تَضْرِبِیْ	تو ایک عورت نے نہیں مارا
تثنیہ مونث حاضر	لَمْ تَضْرِبَا	تم دو عورتوں نے نہیں مارا
جمع مونث حاضر	لَمْ تَضْرِبْنَ	تم سب عورتوں نے نہیں مارا
واحد متکلم	لَمْ اَضْرِبْ	میں نے نہیں مارا
جمع متکلم	لَمْ نَضْرِبْ	ہم نے نہیں مارا

نوٹ: اگر مضارع پر لَمَّا داخل کر دیا جائے تو بھی مذکورہ بالا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔مگر لَمَّا میں زمانہ ماضی کی مکمل نفی ہوتی ہے۔جیسے لَمَّا یَضْرِبْ اس نے ابھی تک نہیں مارا۔

چند مثالیں:

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ؟ فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا۔ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا۔ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا۔ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ وَلَمَّا یَقْضِ مَا اَمَرَهٗ؟

فعل نہی: اگر مضارع پر لائے نہی داخل کریں تو فعل نہی بنتا ہے۔لائے نہی بھی مضارع سے ضمہ اعرابی اور نون اعرابی گرا دیتا ہے۔ترجمہ مثبت سے منفی رہ جاتا ہے اور زمانہ صرف مستقبل رہ جاتا ہے۔

Marfat.com

فعل نہی معلوم کی گردان

واحد مذکر غائب	لَا یَضْرِبْ	وہ ایک مرد نہ مارے
تثنیہ مذکر غائب	لَا یَضْرِبَا	وہ دو مرد نہ ماریں
جمع مذکر غائب	لَا یَضْرِبُوْا	وہ سب مرد نہ ماریں
واحد مونث غائب	لَا تَضْرِبْ	وہ ایک عورت نہ مارے
تثنیہ مونث غائب	لَا تَضْرِبَا	وہ دو عورتیں نہ ماریں
جمع مونث غائب	لَا یَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں نہ ماریں
واحد مذکر حاضر	لَا تَضْرِبْ	تو ایک مرد نہ مار
تثنیہ مذکر حاضر	لَا تَضْرِبَا	تم دو مرد نہ مارو
جمع مذکر حاضر	لَا تَضْرِبُوْا	تم سب مرد نہ مارو
واحد مونث حاضر	لَا تَضْرِبِیْ	تو ایک عورت نہ مار
تثنیہ مونث حاضر	لَا تَضْرِبَا	تم دو عورتیں نہ مارو
جمع مونث حاضر	لَا تَضْرِبْنَ	سب عورتیں نہ مارو
واحد متکلم	لَا اَضْرِبْ	میں نہ ماروں
جمع متکلم	لَا نَضْرِبْ	ہم نہ ماریں

مثالیں:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا— لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ— لَا تَعْبُدُوْا الشَّیْطَانَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ— لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ

Marfat.com

النَّبِيِّ – لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ – لَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ – لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ – لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ – لَا تَقْرَبُوْا الزِّنَا – لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ – لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

اِن شرطیہ: اِنْ شرطیہ بھی مضارع پر داخل ہوتا ہے اور ضمہ اعرابی اور نون اعرابی گرا دیتا ہے۔ مگر یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلا جملہ شرط اور دوسرا جملہ جزا کہلاتا ہے۔ اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)، اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (اگر تو بیٹھے گا تو میں بھی بیٹھوں گا)

نوٹ: اگر شرط کی جزا جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعائیہ جملہ تو جزا میں فا لانا ضروری ہے۔ اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ – اِنْ رَءَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ – اِنْ اَتَاکَ زَیْدٌ فَلَا تُهِنْهُ – اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرسُ السَّابِعُ عَشَرَ

نواصب مضارع

اَنْ- لَنْ- کَے- اِذَنْ یہ چار چار حروف مضارع پر داخل ہو کر پانچ صیغوں سے ضمہ اعرابی گرا کر نصب دیتے ہیں اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ میں چاہتا ہوں کہ تو کھڑا ہو جائے۔ یہ اَنْ مضارع کو مصدر کے معنی میں بھی تبدیل کرتا ہے۔ اس لیے اسے اَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ اُرِیْدُ قِیَامَكَ

کَے تا کہ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ میں اسلام لایا تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔

(اِذَنْ) (تَبْ) جیسے اِذَنْ اَشْكُرَكَ۔ اس شخص کے جواب میں کہا جائے گا جو کہے اَنَا اُعْطِيْكَ دِيْنَارًا

لَنْ ناصبه: مضارع پر داخل ہو کر معنی مثبت سے نفی میں کرتا ہے اور معنی نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔

گردان: لَنْ يَّضْرِبَ (وہ ایک مرد ہرگز نہیں مارے گا) لَنْ يَّضْرِبَا- لَنْ يَّضْرِبُوْا- لَنْ تَضْرِبَ- لَنْ تَضْرِبَا- لَنْ يَّضْرِبْنَ- لَنْ تَضْرِبَ- لَنْ تَضْرِبَا- لَنْ تَضْرِبُوْا- لَنْ تَضْرِبِيْ- لَنْ تَضْرِبَا- لَنْ تَضْرِبْنَ- لَنْ اَضْرِبَ- لَنْ نَّضْرِبَ

چند مثالیں:

لَنْ نَصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ- لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ- لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلاً- لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ- اِنَّ اللّٰهَ

Marfat.com

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ۔
عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئاً وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا۔ كَيْ لَا
تَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ۔

نوٹ: حَتّٰى اور لام كَيْ (وہ لام جو كَيْ کے معنی میں ہو) کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے۔
لِتَعْلَمُوْا۔ لِنَعْلَمَ۔ حَتّٰى يَبْلُغَ۔ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ۔

امر غائب: امر غائب فعل مضارع کی گردان کے غائب اور متکلم کے صیغوں کے شروع میں لام مکسور لانے سے بنتا ہے اور اگر لام سے پہلے کوئی حرف آ جائے تو یہ لام ساکن ہو جاتا ہے۔فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلاً

گردان۔ لِيَضْرِبْ (چاہیے کہ وہ ایک مرد مارے) لِيَضْرِبَا۔ لِيَضْرِبُوْا۔ لِتَضْرِبْ۔ لِتَضْرِبَا۔ لِيَضْرِبْنَ۔ لِاَضْرِبْ۔ لِنَضْرِبْ

امر حاضر: مضارع کی گردان کے حاضر کے صیغوں کے شروع میں تائے مضارع کو گرادو اور اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ وصل مکسور شروع میں لگا دو لیکن عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصل بھی مضموم ہوگا۔جیسے اِضْرِبْ اِعْلَمْ۔ اُنْصُرْ

گردان: اِضْرِبْ (تو ایک مرد مار) اِضْرِبَا۔ اِضْرِبُوْا۔ اِضْرِبِيْ۔ اِضْرِبَا۔ اِضْرِبْنَ

مثالیں:

اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ۔ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔
وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا۔ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ۔ وَاذْكُرْ رَبَّكَ۔
وَاشْهَدُوْا۔ اُدْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ۔ يَامَرْيَمُ اقْنُتِيْ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ
مَعَ الرَّاكِعِيْنَ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

مضارع مؤکّد

(۱) مضارع پر "ل" لگا کر آخر میں نون مشدد (نون ثقلیہ) بڑھانے سے اس میں تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

گردان: لَیَضْرِبَنَّ- لَیَضْرِبَانِّ- لَیَضْرِبُنَّ- لَتَضْرِبَنَّ- لَتُضْرِبَانِّ- لَیَضْرِبْنَانِّ- لَتَضْرِبَنَّ- لَتَضْرِبَانِّ- لَتَضْرِبُنَّ- لَتَضْرِبِنَّ- لَتَضْرِبَانِّ- لَتَضْرِبْنَانِّ- لَاَضْرِبَنَّ- لَنَضْرِبَنَّ-

(۲) مضارع پر لام لگا کر آخر میں نون ساکن (نون خفیفہ) بڑھانے سے بھی اس میں تاکید کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

گردان: لَیَضْرِبَنْ- لَیَضْرِبُنْ- لَتَضْرِبَنْ- لَتَضْرِبَنْ- لَتَضْرِبُنْ- لَتَضْرِبِنْ- لَاَضْرِبَنْ- لَنَضْرِبَنْ-

نوٹ: (۱) نون ثقلیہ کی گردان میں نون سے پہلے جن صیغوں میں الف آتا ہے وہ صیغے نون خفیفہ کی گردان میں نہیں آتے۔

نوٹ: (۲) نون خفیفہ کو کبھی تنوین کی صورت میں بھی لکھتے ہیں۔ جیسے لَنَسْفَعَنْ کو لَنَسْفَعًا بھی لکھا جاتا ہے۔

مثالیں:

لَیَعْلَمَنَّ- لَیَرْزُقَنَّهُمْ- لَیَخْرُجَنَّ- لَتَعْلَمُنَّ- لَتُسْئَلُنَّ- لَتَدْخُلُنَّ- لَا قْعُدَنَّ- لَا قْتُلَنَّكَ- لَا غْلِبَنَّ- لَیَكُونًا (لَیَكُونَنْ) لَنَسْفَعاً

Marfat.com

بالنَّاصِيَۃِ

ماضی استمراری: فعل مضارع پر کَانَ لگانے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے۔ کَانَ یَعْبُدُ

گردان: کَانَ۔ کَانَا۔ کَانُوْا۔ کَانَتْ۔ کَانَتَا۔ کُنَّ۔ کُنْتَ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُمْ۔ کُنْتِ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُنَّ۔ کُنْتُ۔ کُنَّا۔

مثالیں:

مَا کُنَّا سَمِعْنَا بِھٰذَا۔ اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ۔ کَانَتْ تَعْبُدُ۔ کَانَا یَاکُلَانِ الطَّعَامَ۔ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ۔ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ۔ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ کُنَّا نَعْمَلُ۔ نَقْعُدُ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

اَسْمَاءِ مُشْتَقَّه

اسم فاعل: وہ لفظ جو فاعل کو ظاہر کرے۔ثلاثی مجرد کا فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ۔ نَصَرَ سے نَاصِرٌ۔مگر کَرُمَ باب سے فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ۔بَعُدَ سے بَعِیْدٌ۔

گردان: ضَارِبٌ۔ ضَارِبَانِ۔ ضَارِبُوْنَ۔ ضَارِبَةٌ۔ ضَارِبَتَانِ۔ ضَارِبَاتٌ۔

مثالیں: صَابِرٌ۔ شَاكِرٌ۔ سَاحِرٌ۔ كَرِيْمٌ۔ مَجِيْدٌ۔ صَابِرٌ۔ نَاظِرٌ۔ بَاقِيَةٌ۔ سَاحِرَانِ۔ شَاكِرُوْنَ۔ بَاقِيَاتٌ۔ نَاظِرُوْنَ۔ نَاظِرِيْنَ

اسم مفعول: اسم مفعول اس اسم کو کہتے ہیں جو اس ذات کو ظاہر کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ثلاثی مجرد کا مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ۔

گردان: مَضْرُوْبٌ۔ مَضْرُوْبَانِ۔ مَضْرُوْبُوْنَ۔ مَضْرُوْبَةٌ۔ مَضْرُوْبَتَانِ۔ مَضْرُوْبَاتٌ۔

مثالیں: مَحْمُوْدٌ۔ مَحْفُوْظٌ۔ مَسْحُوْرُوْنَ۔ مَمْنُوْعَةٌ۔ مَنْصُوْرُوْنَ

اسم ظرف: وہ اسم جو کسی فعل کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرے۔

- ہر وہ باب جس کا مضارع مکسور العین ہو یعنی عین کلمہ کے نیچے کسرہ ہو کا ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔اس کے علاوہ باقی ابواب کا ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے یَخْرُجُ سے مَخْرَجٌ۔یَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ۔یَدْخُلُ سے مَدْخَلٌ

نوٹ: کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کا ظرف خلافِ قیاس مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے

Marfat.com

مَسْجِدٌ– مَشْرِقٌ– مَغْرِبٌ–

اسم آلہ: وہ اسم ہے جس میں اوزار کے معنی پائے جاتے ہیں اور یہ مِفْعَلٌ– مِفْعَلَۃٌ اور مِفْعَالٌ کے اوزان پر آتا ہے۔

گردان: مِضْرَبٌ– مِضْرَبَانِ– مَضَارِبُ– مِضْرَبَۃٌ– مِضْرَبَتَانِ– مَضَارِبُ– مِضْرَابٌ– مِضْرَابَانِ– مَضَارِیْبُ۔

نوٹ: مَفْعَلٌ– مَفْعِلٌ– مَفْعَلَۃٌ– مَفْعِلَۃٌ کے وزن پر ثلاثی مجرد کے مصادر بھی استعمال ہوتے ہیں جنہیں مصدر میمی کہتے ہیں۔ مَنْظَرٌ (نظارہ) مَرْجِعٌ (لوٹنا) مَوْعِدَۃٌ (وعدہ۔ وعدہ کرنا) مَوْعِظَۃٌ (نصیحت، نصیحت کرنا)

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ

اِسْمُ الصِّفَةِ

وہ اسم جس میں کوئی صفت واقع ہو اس کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہیں:

① فَعِيْلٌ- قَلِيْلٌ- كَثِيْرٌ- نَصِيْرٌ- یہ وزن کبھی مبالغہ کے لیے بھی آتا ہے۔ **اسم مبالغہ** جس میں زیادتی والا معنی پایا جائے جیسے عَلِيْمٌ بڑا جاننے والا سَمِيْعٌ بڑا سننے والا

② فَعُوْلٌ- جیسے جَهُوْلٌ- جاہل

③ فَعْلَانُ جیسے غَضْبَانُ- ناراض۔ یہ وزن بھی مبالغہ کے لیے آتے ہیں۔ اس طرح جَهُوْلٌ کا معنی ہو زیادہ جاہل اور غَضْبان کا معنی زیادہ ناراض

④ فَاعِلٌ کے وزن پر بھی اسم صفت آتا ہے۔ گو یہ وزن اسم فاعل کا ہے۔ جیسے صَادِقٌ سچا عَادِلٌ (منصف- عدل کرنے والا) عَالِمٌ علم والا۔ جَاهِلٌ بے علم

نوٹ: جو اسم صفت رنگ، حلیہ یا جسمانی عیب کو ظاہر کرے ان کے مذکر اور مونث کے اوزان یہ ہیں:

واحد مذکر: أَفْعَلُ اَسْوَدُ اَحْمَرُ اَصَمُّ اَعْمٰی اَحْوَرُ اَعْيَنُ اَخْضَرُ اَبْكَمُ

واحد مؤنث: فَعْلَاءُ سَوْدَاءُ حَمْرَاءُ صَمَّاءُ عَمْيَاءُ حَوْرَاءُ عَيْنَاءُ خَضْرَاءُ بَكْمَاءُ

جمع مذکر و مؤنث: فُعْلٌ سُوْدٌ حُمْرٌ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ حُوْرٌ عِيْنٌ خُضْرٌ

چند مثالیں: سَمِيْعٌ- رَحِيْمٌ- لَطِيْفٌ- رَقِيْبٌ- ظَلُوْمٌ- قَتُوْرٌ- ذَلُوْلٌ- غَضْبَانُ

Marfat.com

حَیْرَانُ– بَیْضَاءُ–

اسم تفضیل: وہ اسم ہے جس میں اوروں کے مقابلہ میں زیادتی والا معنی پایا جائے۔اَصْدَقُ سب سے زیادہ سچا۔اسم تفضیل مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر مونث فُعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے۔

گردان: اَنْصَرُ اَنْصَرَانِ اَنْصَرُوْنَ اَنَاصِرُ اُنَیْصِرٌ نُصْریٰ نُصْرَیَانِ نُصْرَیَاتٌ نُصَرٌ نُصَیْریٰ

فائدہ: (۱) جس اسم صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہوں ان کا اسم تفضیل بنانا ہوتو ان کے مصدر پر اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگا دیا جاتا ہے جیسے اَسْوَدُ سے اَشَدُّ سَوَادًا۔اَحْمَرُ سے اَشَدُّ حُمْرَۃً

فائدہ۲: اسم تفضیل کبھی تفضیل بعض اور کبھی تفضیل کُل کے لیے آتا ہے۔جب تفضیل بعض مراد ہوتو اس کے بعد لفظ مِنْ لگائیں جیسا زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ زُبَیْرٍ– زید زبیر سے زیادہ جاننے والا ہے لیکن جب تفضیل کل کے لیے ہوتو اسے معرف باللام یا مضاف ہونا چاہیے۔ زَیْدٌ الْاَفْضَلُ– ھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

فائدہ: (۳) خَیْرٌ اور شَرٌّ بھی اسم تفضیل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔کبھی تفضیل کل اور کبھی تفضیل بعض کے لیے۔جیسے اَنَا خَیْرٌ مِنْہُ–اُولٰئِكَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ– اُولٰئِكَ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ

مثالیں: اَعْلَمُ– اَصْدَقُ– اَرْزَلُ– اَقْرَبُ– اَلْاَکْرَمُ– اَلْاَعْلٰی– اَدْنٰی– اَشْقٰی– اَذَلُّ– اَشَرُّ– اَضَلُّ– اَسْفَلُ– اِنَّ اَکْرَمَکُمْ– عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ– ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْھَرُ– نَحْنُ اَحَقُّ مِنْہُ– ذٰلِكَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ– ھُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ– اَنَا خَیْرٌ مِنْہُ– اَنَا اَکْثَرُ مِنْكَ مَالاً– لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ– نَارُ جَھَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا– لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

ابواب ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مجرد کے افعال میں ایک یا ایک سے زائد حروف کا اضافہ کرنے سے یہ افعال بنتے ہیں۔ان کے نام ان کے مصدر کے وزن پر رکھے گئے ہیں۔

(الف) ایک حرف کی زیادتی والے ابواب۔

باب افعال: ثلاثی مجرد کی ماضی پر ایک حرف (ہمزہ مفتوح) کا اضافہ کرنے سے بنتے ہیں۔جیسے دَخَلَ سے اَدْخَلَ۔خَرَجَ سے اَخْرَجَ

گردان: اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً فَهُوَ مُکْرِمٌ وَاُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فَهُوَ مُکْرَمٌ اَکْرِمْ لَا تُکْرِمْ

مشہور صادر: اِنْزَالٌ اتارنا۔ اِنْذَارٌ ڈرانا۔ اِبْلَاغٌ پہنچانا۔ اِهْلَاکٌ ہلاک کرنا۔ اِبْدَالٌ بدل کرنا۔ اِرْسَالٌ بھیجنا، چھوڑنا، اِطْعَامٌ کھانا کھلانا۔ اِعْرَاضٌ منہ پھیرنا۔ اِسْلَامٌ تابعدار ہونا اِکْمَالٌ پورا کرنا۔

باب تفعیل: ثلاثی مجرد کی ماضی کے عین کلمہ کو مضاعف تحریر کرنے سے بنتا ہے۔یعنی عین کلمہ پر شد آتی ہے۔جیسے نَزَلَ سے نَزَّلَ۔ کَفَرَ سے کَفَّرَ وغیرہ۔

گردان: صَدَّقَ۔ یُصَدِّقُ۔ تَصْدِیْقاً۔ فَهُوَ مُصَدِّقٌ۔ وَصُدِّقَ۔ یُصَدَّقُ۔ تَصْدِیْقاً۔ فَهُوَ مُصَدَّقٌ۔ صَدِّقْ۔ لَا تُصَدِّقْ۔

مصادر: تَرْغِیْبٌ رغبت دلانا۔ تَقْرِیْبٌ نزدیک لانا۔ تَکْذِیْبٌ جھٹلانا۔ تَحْقِیْرٌ حقیر کرنا۔ تَذْکِیْرٌ یاددلانا۔تَکْمِیْلٌ پورا کرنا۔ تَسْلِیْمٌ سلام کرنا، سپرد کرنا۔تَعْلِیْمٌ سکھانا۔

Marfat.com

تَقْدِیْمٌ آگے کرنا۔ تقْسِیْمٌ بانٹنا۔ تفْسِیْرٌ کھولنا۔ تفْھِیْمٌ سمجھانا۔ تَعْجِیْلٌ جلدی کرنا۔ تَحْرِیْمٌ حرام کرنا۔

باب مفاعلہ: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فاکلمہ کے بعد الف بڑھانے سے بنتا ہے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ۔ ذَکَرَ سے ذَاکَرَ وغیرہ۔

گردان: قَاتَلَ– یُقَاتِلُ– مُقَاتَلَۃً– فَھُوَ مُقَاتِلٌ– قُوْتِلَ– یُقَاتَلُ– مُقَاتَلَۃً– فَھُوَ مُقَاتَلٌ– قَاتِلْ– لَا تُقَاتِلْ۔

مصادر: اَلْمُطَالِبَۃُ مانگنا۔ اَلْمُخَالَفَۃُ خلاف کرنا۔ اَلْمُبَارَکَۃُ برکت دینا۔ اَلْمُشَارَکَۃُ باہم شریک ہونا۔ اَلْمُجَادَلَۃُ لڑائی کرنا۔ اَلْمُقَابَلَۃُ آمنے سامنے۔ اَلْمُمَانَعَۃُ روکنا۔ اَلْمُعَاقَبَۃُ عذاب کرنا۔ اَلْمُنَازَعَۃُ جھگڑا کرنا۔ اَلْمُفَارَقَۃُ جدا ہونا۔ اَلْمُخَادَعَۃٌ فریب دینا۔

مزید مثالیں:۔

اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ۔ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ اَکْرِمِیْ۔ اُغْرِقُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ۔ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ۔ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاءَ کُمْ۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنَ– قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُجَادِلُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ– اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ یُخَادِعُوْنَ اللّٰہِ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ

دو حروف کی زیادتی والے ابواب

باب تَفَعُّلٌ: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فاکلمہ سے پہلے تاءمفتوح کا اضافہ کرنے اور عین کلمہ کی تضعیف کرنے سے بنتا ہے۔جیسے نَزَلَ سے تَنَزَّلَ۔ عَلِمَ سے تَعَلَّمَ۔

گردان: تَعَلَّمَ۔ يَتَعَلَّمُ۔ تَعَلُّمًا فَهُوَ مُتَعَلِّمٌ۔ وَتُعُلِّمَ يُتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا فَهُوَ مُتَعَلَّمٌ۔ تَعَلَّمْ۔ لَا تَتَعَلَّمْ

مصادر: اَلتَّقَبُّلُ قبول کرنا۔ اَلتَّقَرُّبُ قرب حاصل کرنا۔ اَلتَّكَلُّفُ بناوٹ کرنا۔ اَلتَّقَدُّمُ آگے ہونا۔ اَلتَّقَدُّسُ پاک ہونا۔ اَلتَّفَكُّرُ سوچنا۔اَلتَّذَكُّرُ یاد کرنا۔ اَلتَّفَرُّدُ یکتا ہونا۔ اَلتَّكَلُّمُ بات کرنا۔ اَلتَّفَرُّقُ جدا جدا کرنا۔ اَلتَّحَرُّكُ ہلنا،حرکت کرنا۔

باب تَفَاعُلٌ: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فاکلمہ سے پہلے تاءمفتوحہ اور فاکلمہ کے بعد الف کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے۔جیسے قَتَلَ سے تَقَاتَلَ اور نَزَعَ سے تَنَازَعَ وغیرہ۔

گردان: تَقَابَلَ۔ يَتَقَابَلُ۔ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابِلٌ وَتُقُوْبِلَ يُتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابَلٌ۔ تَقَابَلْ لَا تَتَقَابَلْ۔

مصادر: اَلتَّوَاضُعُ۔ اَلتَّشَاوُرُ مشورہ کرنا۔ اَلتَّحَاوُرُ باہم باتیں کرنا۔ اَلتَّجَاوُزُ گزرنا۔ اَلتَّفَاخُرُ فخر کرنا۔ اَلتَّعَاقُبُ پیچھا کرنا۔ اَلتَّحَاسُدُ حسن کرنا۔

مزید مثالیں:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ۔ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ۔ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ۔ وَلَا تَجَسَّسُوْا

Marfat.com

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ— وَاِذَا مَرُّوْابِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ— وَفِيْ ذَالِكَ فَلْيَتَنَافِسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ۔

باب انفعال: ثلاثی مجرد کے ماضی پر فا کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسور اور نون ساکن بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے قَلَبَ سے اِنْقَلَبَ۔ حَصَرَ سے اِنْحَصَرَ وغیرہ۔

گردان: اِنْقَلَبَ— يَنْقَلِبُ— اِنْقِلَاباً فَهُوَ مُنْقَلِبٌ اُنْقُلِبَ يُنْقَلَبُ— اِنْقِلَاباً فَهُوَ مُنْقَلَبٌ— اِنْقَلِبْ— لَا تَنْقَلِبْ۔

مصادر: اَلْاِنْفِطَارُ پھٹنا۔ اَلْاِنْصِرَافُ لوٹنا۔ اَلْاِنْكِشَافُ کھلنا۔ اَلْاِنْفِصَالُ جدا ہونا۔ اَلْاِنْقِسَامُ بٹنا۔ اَلْاِنْقِطَاعُ کٹنا۔ علیحدہ ہونا۔

مزید مثالیں:

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ— اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ اِذَا النُّجُوْمُ اِنْكَدَرَتْ—
اِذَا السَّمَاءُ اِنْشَقَّتْ— اِذَا السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ— اِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰى اَهْلِهِمُ—

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ وَالعِشْرُوْنَ

باب اِفْتِعَالٌ: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فا کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسور اور فا کلمہ کے بعد اور عین کلمہ سے پہلے تاء لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ۔ کَسَبَ سے اِکْتَسَبَ

گردان: اِجْتَنَبَ۔ یَجْتَنِبُ۔ اِجْتِنَاباً۔ فَھُوَ مُجْتَنِبٌ وَاُجْتُنِبَ۔ یُجْتَنَبُ۔ اِجْتِنَاباً فَھُوَ مُجْتَنَبٌ۔ اِجْتَنِبْ لَا تَجْتَنِبْ

مصادر: اَلْاِعْتِدَالُ سیدھا ہونا۔ اَلْاِنْتِقَالُ منتقل ہونا۔ اَلْاِعْتِمَادُ بھروسہ کرنا۔ اَلْاِلْتِمَاسُ ڈھونڈنا۔ اَلْاِنْتِخَابُ چھانٹنا۔ اَلْاِغْتِسَالُ نہانا۔ اَلْاِشْتِغَالُ مشغول ہونا۔ اَلْاِنْتِفَاعُ نفع اٹھانا۔ اَلْاِخْتِتَامُ ختم ہونا۔ اَلْاِحْتِمَالُ اٹھانا۔ اَلْاِخْتِلَاطُ ملنا۔

مثالیں:

لَا تَخْتَصِمُوْا۔ اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِنَ الظَّنِّ۔ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ۔ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

قاعدہ (۱): اگر افتعال کا فا کلمہ ص، ض ہو تو افتعال کی تاء طاء سے بدل جاتی ہے۔ جیسے صَبَرَ سے اِصْتَبَرَ پھر اِصْطَبَرَ اور ضَرَبَ سے اِضْتَرَبَ پھر اِضْطَرَبَ۔

(۲) اگر فا کلمہ طاء ہو تو پھر تاء افتعال کو طاء کر کے ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے طَلَعَ سے اِطْتَلَعَ پھر اِطْطَلَعَ اور پھر اِطَّلَعَ

(۳) اگر فا کلمہ ظ ہو تو تائے افتعال کو طاء کر کے پڑھتے ہیں جیسے اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ پھر ادغام دو طرفہ بھی جائز ہے۔ جیسے اِظَّلَمَ۔ اِطَّلَمَ

(۴) اگر فا کلمہ د، ذ، ز ہو تو تائے افتعال کو د کر کے د میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے دَخَلَ

Marfat.com

سے اِدْتَخَلَ پھر اِدَّخَلَ ''ذ'' میں تین صورتیں ہیں۔

① اظہار یکطرفہ جیسے اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَرَ ② ادغام دوطرفہ جیسے اِذَّکَرَ۔اِدَّکَرَ وغیرہ

③ اگر ز ہوتو تاء کو دکر کے اظہار کرتے ہیں۔ جیسے اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ۔ اِزَّجَرَ بھی جائز ہے۔

باب اِسْتِفْعَالٌ: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فاکلمہ سے قبل ہمزہ مکسور سین ساکن اور تاء مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے خَرَجَ سے اِسْتَخْرَجَ غَفَرَ سے اِسْتَغْفَرَ۔

گردان: اِسْتَغْفَرَ۔ یَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا فَهُوَ مُسْتَغْفِرٌ وَاُسْتُغْفِرَ یُسْتَغْفَرُ۔ اِسْتِغْفَارًا فَهُوَ مُسْتَغْفَرٌ۔ اِسْتَغْفِرْ۔ لَا تَسْتَغْفِرْ

مصادر: اَلْاِسْتِفْهَامُ پوچھنا۔ اَلْاِسْتِخْدَامُ خدمت چاہنا۔ اَلْاِسْتِبْدَالُ بدلنا۔ اَلْاِسْتِکْمَالُ پورا کرنا۔ اَلْاِسْتِنْصَارُ مدد چاہنا۔ اَلْاِسْتِبْشَارُ خوش ہونا۔ اَلْاِسْتِفْسَارُ پوچھنا۔ اَلْاِسْتِحْقَارُ حقیر سمجھنا۔

<u>مثالیں:</u>

وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِكِ۔ اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ۔ اِنْ تَسْتَغْفِرْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ۔ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔ مَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۔ نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

باب اِفْعِلَال: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فا کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسور بڑھانے اور لام کلمہ کو مضاعف (دُگنا) کرنے سے بنتا ہے جیسے خَضِرَ سے اِخْضَرَّ - سَوِدَ سے اِسْوَدَّ - حَمِرَ سے اِحْمَرَّ۔

گردان: اِحْمَرَّ - يَحْمَرُّ - اِحْمِرَارًا - فَهُوَ مُحْمَرٌّ وَاُحْمُرَّ يُحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فَهُوَ مُحْمَرٌّ اِحْمَرَّ اِحْمَرِرْ نہی - لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ۔

مصادر: اَلْاِصْفِرَارُ زرد ہونا۔ اَلْاِسْوِدَادُ سیاہ ہونا۔ اَلْاِبْيِضَاضُ سفید ہونا۔ اَلْاِغْبِرَارُ غبار آلود ہونا - اَلْاِعْوِجَاجُ ٹیڑھا ہونا۔

مثالیں: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا۔

باب اِفْعِيلَال: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فا کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسورہ اور عین کلمہ کے الف بڑھانے اور لام کلمہ کی تضعیف کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے دَهِمَ سے اِدْهَامَّ - حَمِرَ سے اِحْمَارَّ

گردان: اِحْمَارَّ - يَحْمَارُّ - اِحْمِيرَارًا فَهُوَ مُحْمَارٌّ - وَاُحْمُورَّ - يُحْمَارُّ - اِحْمِيرَارًا فَهُوَ مُحْمَارٌّ - اِحْمَارَّ - اِحْمَارِّ - اِحْمَارِرْ - لَا تَحْمَارَّ لَا تَحْمَارِّ لَا تَحْمَارِرْ

باب اِفْعِيْعَال: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فا کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسور اور عین کلمہ کے بعد واو ساکن اور عین مفتوحہ کی زیادتی سے بنتا ہے۔ جیسے خَشِنَ سے اِخْشَوْشَنَ - حَدِبَ سے اِحْدَوْدَبَ

گردان: اِخْشَوْشَنَ - يَخْشَوْشِنُ - اِخْشِيشَانًا فَهُوَ مُخْشَوْشِنٌ - اُخْشُوْشِنَ - يُخْشَوْشَنُ - اِخْشِيشَانًا - فَهُوَ مُخْشَوْشَنٌ اِخْشَوْشِنْ لَا تَخْشَوْشِنْ۔

باب اِفْعِوَّال: ثلاثی مجرد کی ماضی کے فا کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسور اور عین کلمہ کے بعد واو مشدد مفتوحہ کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ تیز تیز چلنا/گھوڑے کا دوڑنا۔

گردان: اِجْلَوَّذَ - يَجْلَوِّذُ - اِجْلِوَّاذًا هُوَ مُجْلَوِّذٌ وَاُجْلُوِّذَ يُجْلَوَّذُ - اِجْلِوَّاذًا فَهُوَ مُجْلَوَّذٌ - اِجْلَوِّذْ لَا تَجْلَوِّذْ

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

بابِ تَفَاعُلْ اور تَفَعُّلْ

فائدہ: بابِ تفاعل اور تفعل میں فعل مضارع کے جس جس صیغے کے شروع میں دو تاء آئیں ان میں سے ایک تا کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے تَتَکَاثَرُوْنَ سے تَکَاثَرُوْنَ۔ تَتَکَلَّمُوْنَ سے تَکَلَّمُوْنَ۔

قاعدہ: اگر بابِ تفاعل اور تفعل کا فاءِ کلمہ ان گیارہ حروف ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو تفاعل اور تفعل کی تاء کو فاکلمہ سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے۔ جیسے تَثَاقَلَ سے ثَثَاقَلَ پھر ادغام کرنے کے لیے پہلے کو ساکن کر دیا اور چونکہ ابتداء میں ساکن کو پڑھنا مشکل ہے۔ لہٰذا ہمزہ وصلی لگا دیا۔ اِثَّاقَلَ۔ تَطَهَّرَ سے طَطَهَّرَ پھر اِطَّهَّرَ۔

مصادر: اَلْاِثَّاقُلُ بھاری ہونا۔ اَلْاِدَّارُكُ پہنچنا، پہنچانا۔ اَلْاِشَّابُهُ ہم شکل ہونا۔ اَلْاِطَّهُّرُ پاک ہونا۔ اَلْاِزَّمُّلُ کپڑا اوڑھنا۔ اَلْاِجَّنُّبُ دور ہونا۔ اَلْاِذَّكُّرُ نصیحت قبول کرنا۔

ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ: ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آخر کے ماقبل کو کسرہ دے دیں اور اس سے پہلے جتنے متحرک حروف ہوں سب کو مضموم کر دیں۔ جیسے اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ۔ اِسْتَغْفَرَ سے اُسْتُغْفِرَ وغیرہ۔ باب مفاعلہ اور تفاعل کی الف۔ ماضی مجہول میں واؤ سے بدل جاتی ہے۔ قَاتَلَ سے قُوْتِلَ۔ تَقَاتَلَ سے تُقُوْتِلَ۔

قاعدہ: ہر وہ باب جس کی ماضی کے چار حرف ہوں ان کے مضارع معلوم میں بھی علامتِ

Marfat.com

مضارع پر ضمہ آتا ہے۔ وہ ابواب یہ ہیں: افعال، تفعیل، مفاعلہ اور فَعْلَلَ رباعی کا اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ۔ صَرَّفَ سے یُصَرِّفُ۔ قَاتَلَ سے یُقَاتِلُ۔ دَحْرَجَ سے یُدَحْرِجُ۔ وَسْوَسَ سے یُوَسْوِسُ۔

اسم فاعل بنانے کا طریقہ: ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع سے واحد مذکر غائب کا صیغہ لے کر علامتِ مضارع کو ہٹا کر اس کی جگہ میم مضموم لگا کر دیں اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دے دیں (اگر پہلے نہ ہو) اور آخری حرف پر تنوین ڈال دیں جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ۔ یَسْتَغْفِرُ سے مُسْتَغْفِرٌ۔ یَتَکَلَّمُ سے مُتَکَلِّمٌ۔

اسم مفعول بنانے کا طریقہ: فعل مضارع مجہول کا واحد مذکر غائب کا صیغہ لے کر علامت مضارع کو ہٹا دیں اور اس کی جگہ میم مضموم لگا دیں اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دیں جیسے یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ۔ یُتَکَلَّمُ سے مُتَکَلَّمُ

نوٹ: اسم فاعل میں آخر کا ماقبل مکسور جبکہ اسم مفعول میں آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے گزر چکا ہے۔ پانچ ابواب اِنْفِعَال۔ اِفْعِلَال۔ اِفْعِیْعَال۔ اِفْعِوَّال اور افعیلال یہ فعل لازم ہیں۔لہٰذا ان سے نہ تو فعل مجہول ہوتا ہے اور نہ ہی اسم مفعول۔

اسم ظرف: ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب سے اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔

اسم آلہ: ثلاثی مزید فیہ سے اسم آلہ نہیں آتا۔ اگر اسم آلہ کا معنی حاصل کرانا مقصود ہو تو معرف باللام مصدر سے پہلے مَابِہٖ لگا دیتے ہیں۔ جیسے مَا بِہِ الْاِجْتِنَاب

اسم تفضیل: ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے اسم تفضیل بھی نہیں آتا۔ اگر اسم تفضیل کا معنی حاصل کرنا مقصود ہو تو مصدر سے پہلے اَکْثَرُ یا اَشَدُّ وغیرہ لگا دیتے ہیں۔ جیسے اَکْثَرُ اِسْتِعْمَالاً۔ اَشَدُّ اِکْرَامًا وغیرہ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

خاصیات ابواب

قاعدہ: فعل مجرد جب کسی مزید فیہ کے باب کی طرف منتقل ہوتا ہے تو اس میں بعض خاص معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسے اس باب کی خاصیت کہتے ہیں۔ مجرد افعال کی بعض اپنی خاصیات ہیں جیسے باب سَمِعَ کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں عارضی اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اور وہ اکثر لازم ہوتا ہے۔ جیسے فَرِحَ وہ خوش ہوا۔ حَزِنَ وہ غمگین ہوا۔ اسی طرح باب فتح کی ایک لفظی خاصیت یہ ہے کہ بالعموم اس کے عین یا لام کلمہ کی جگہ کوئی حرف حلقی ہوتا ہے جیسے ذَهَبَ۔ نَفَعَ۔ حروف حلقی درزج ذیل ہیں: (ح، خ، ع، غ، ہ، ء)

باب افعال: اَفْعَلَ میں تعدیہ کی خاصیت ہے اس لیے یہ فعل لازم کو متعدی بنا دیتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) سے اَذْهَبَ وہ لے گیا۔ دَخَلَ سے اَدْخَلَ۔ دوسرے اس میں اِبْدال ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اس میں مجرد کے معنی سے بالکل الگ معنی ہوتے ہیں۔ جیسے شَفِقَ (مہربانی کرنا) سے اَشْفَقَ (ڈرنا)

باب تفعیل: فَعَّلَ میں بھی تعدیہ کی خاصیت ہے جیسے فَرِحَ سے فَرَّحَ خوش کرنا۔ دوسرے اس باب میں تکثیر پائی جاتی ہے جیسے قَطَّعَ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔

باب مفاعلہ اور تفاعل: اس میں مشارکت کی خاصیت ہے یعنی اس کام میں دو شخص باہم شریک ہوتے ہیں جیسے قَاتَلَ۔ تَنَاصَرَ

باب تَفَعُّل: کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں تکلف پایا جاتا ہے اور کسی صفت کو اپنے اندر تکلف سے پیدا کیا جاتا ہے۔ جیسے تَكَبَّرَ میں بتکلف بڑائی پائی جاتی ہے۔

Marfat.com

باب استفعال: اس میں طلب کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ جیسے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

نوٹ: درج ذیل ابواب میں لزوم کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ اِنْفِعَال۔ اِفْعِلَال۔ اِفْعِلَّال

رباعی مجرد: رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے۔

باب فَعْلَلَۃٌ: جیسے دَحْرَجَۃٌ لڑھکانا۔ قَنْطَرَۃٌ پل باندھنا۔ عَسْکَرَۃٌ لشکر تیار کرنا۔ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دَحْرَجَۃً فَھُوَ مُدَحْرِجٌ وَدُحْرِجَ۔ یُدَحْرَجُ دَحْرَجَۃً فَھُوَ مُدَحْرَجٌ اَمْر دَحْرِجْ نھی لا تُدَحْرِجْ

رباعی مزید فیہ: رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں:

باب اِفْعِنْلَالٌ: جیسے اِحْرِنْجَامٌ جمع ہونا۔ اِبْرِنْشَاقٌ خوش ہونا۔

گردان: اِحْرَنْجَمَ۔ یَحْرَنْجِمُ۔ اِحْرِنْجَامًا۔ فَھُوَ مُحْرَنْجِمٌ وَاُحْرُنْجِمَ۔ یُحْرَنْجَمُ اِحْرِنْجَامًا فَھُوَ مُحْرَنْجَمٌ اَمْر اِحْرَنْجِمْ نھی لَا تَحْرَنْجِمْ

باب اِفْعِلَّالٌ: جیسے اِقْشِعْرَارٌ کانپنا۔ اِقْشَعَرَّ۔ یَقْشَعِرُّ۔ اِقْشِعْرَارًا۔ فَھُوَ مُقْشَعِرٌّ۔ اُقْشُعِرَّ یُقْشَعَرُّ۔ اِقْشِعْرَارًا فَھُوَ مُقْشَعَرٌّ۔ اَمْر اِقْشَعِرَّ۔ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ نھی لَا تَقْشَعْرِرْ

باب تَفَعْلُلٌ: تَسَرْبُلٌ کپڑا اوڑھنا۔ تَسَرْبَلَ۔ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا فَھُوَ مُتَسَرْبِلٌ وَتُسُرْبِلَ۔ یُتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا فَھُوَ مُتَسَرْبَلٌ اَمر تَسَرْبَلْ نھی لَا تَتَسَرْبَلْ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

ہفت اقسام

مادے کے اعتبار سے فعل دو قسم کا ہوتا ہے۔ سالم (صحیح)۔ غیر سالم۔

فعل سالم (صحیح): وہ فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں نہ کوئی حرفِ علت ہو نہ ہمزہ ہو اور نہ اس میں دو ہم جنس حروف اکٹھے ہوں جیسے کَتَبَ۔ نَصَرَ وغیرہ۔

فعل غیر سالم: وہ فعل ہے جس میں کوئی حرفِ علت موجود ہو یا ہمزہ ہو یا اس میں دو ہم جنس حروف اکٹھے ہوں جیسے وَعَظَ۔ اَمَرَ۔ مَسَّ وغیرہ۔ فعل غیر سالم کی چھ اقسام ہیں:

① **مھموز:** جس کے حروف اصلی میں کسی جگہ ہمزہ ہو۔ پھر اگر فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو اسی مہموز الفاء کہیں گے جیسے اَمَرَ عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز العین جیسے سَئَلَ اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو اسے مہموز الام کہیں گے۔ جیسے قَرَءَ وغیرہ۔

② **مضاعف:** جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کا جیسے مَدَّ۔ مَسَّ۔

③ **مثال:** جس کا فا کلمہ حرفِ علت ہو جیسے وَعَدَ۔ یَعِدُ

④ **اجوف:** جس کا عین کلمہ حرف علت ہو جیسے قَالَ۔ یَقُوْلُ دراصل قَوَلَ تھا

⑤ **ناقص:** جس کا لام کلمہ حرفِ علت ہو جیسے رَمیٰ۔ یَرْمِیْ

⑥ **لفیف:** جس میں دو حرف علت آ جائیں اس کی دو اقسام ہیں۔

(۱) اگر فا اور لام حرف حرف علت ہوں تو لفیف مفروق۔ جیسے وَلِیَ۔ وَحْیٌ۔

(۲) عین اور لام کلمہ حرفِ علت ہوں تو لفیف مقرون۔ طَویٰ۔ طَیٌّ

صحیح است مثال است و مضاعف لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

Marfat.com

مہموز کے قاعدے

① ہمزہ ساکن کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے رَأْسٌ سے رَاسٌ۔ ذِئْبٌ سے ذِیْبٌ۔ بُؤْسٌ سے بُوْسٌ۔

(۲) جب دو ہمزہ کسی ایک کلمہ میں جمع ہو اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اسے ماقبل حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے أَءْ مَنَ سے آمَنَ۔ أُءْ مِنَ (ماضی مجہول) سے اُوْمِنَ۔ اِءْ مَاناً (مصدر) سے اِیْمَاناً اس قاعدہ کو ایمان والا قاعدہ بھی کہتے ہیں۔

(۳) ہمزہ متحرک ہو اور ماقبل حرف ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز ہے اور ہمزہ کو گرا دینا واجب ہے۔ جیسے یَسْئَلُ سے یَسَلُ۔ سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ اصل میں اِسْئَلْ سے سَلْ ہوا۔

④ ہمزہ مفتوح ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے سُؤَالٌ سے سُوَال۔ مِئَرٌ سے مِیَرٌ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: کُلْ۔ مُرْ۔ خُذْ اصل میں أُءْ کُلْ۔ أُءْ مُرْ اور أُءْ خُذْتھا۔ خلاف قاعدہ دونوں ہمزہ گرا دیے گئے جیسے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ۔ مُرُوْا بَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ۔

<u>مثالیں:</u>

وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ۔ ھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ۔ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

مثال کے قاعدے

① جو واؤ ساکن علامتِ مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتا ہے جیسے وَعَدَ- یَوْعِدُ سے یَعِدُ- یَوْجِدُ سے یَجِدُ- یَوْصِلُ سے یَصِلُ- یَوْلِدُ سے یَلِدُ- یَوْزِنُ سے یَزِنُ یَوْرِثُ سے یَرِثُ وغیرہ اس قاعدہ کو یَعِدُ والا قاعدہ کہتے ہیں۔

② اگر مضارع میں عین یا لام کلمہ حلقی ہو اور واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان واقع ہو تو وہ واؤ بھی گر جاتا ہے۔ جیسے یَهَبُ اور یَضَعُ اصل میں یَوْهَبُ اور یَوْضَعُ تھا۔

③ جو واؤ ساکن ہو اور مشدد نہ ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو تو اس واؤ کو یا سے بدل دیں گے۔ جیسے مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ- مِوْزَانٌ سے مِیْزَانٌ-

④ جو یا ساکن ہو اور مشدد نہ ہو اور اس سے پہلے ضمہ ہو تو اس یا کو واؤ سے بدل دیں گے جیسے مُیْقِنٌ سے مُوْقِنٌ- یُوْقِنُوْنَ

⑤ جو واؤ یا یاء اصلی افتعال کے فا کلمہ کے مقابلے میں ہو تو اسے تا سے بدل کر تا میں ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے اِوْتَقَدَ سے اِتَّقَدَ- اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ

فائدہ: عِدَةٌ مصدر ہے اصل میں وِعْدٌ تھا واؤ کو گرا کر اس کے بدلے میں تا لگا دی ایسے ہی هِبَةٌ کہ میں وَهْبٌ تھا۔

اِتَّخَذَ: اصل میں اِءْتَخَذَ تھا دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا (بحوالہ ایمان والا قاعدہ) پھر یا کو تا سے تبدیل کر کے ادغام کر دیا (خلافِ قاعدہ) کیونکہ یہ یا ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے جبکہ قاعدہ یہ تھا کہ واؤ اور یاء اصلی ہوں۔

مثالیں: اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ- وَضَعَ الْمِیْزَانَ- وَهُوَ یَعِظُهٗ- اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا- وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی- اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

Marfat.com

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَجْوَفْ کے قاعدے

جَوْفَ کا معنی ہے پیٹ اور پیٹ جسم کا درمیانی حصہ ہے اور حرف علت بھی اجوف میں درمیان میں ہے۔

① ہر واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیں گے۔ جیسے قَوَلَ- قَالَ بَیَعَ سے بَاعَ

② (الف) جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ واؤ بسبب اجتماع ساکنین گر جائے اور وہ ماضی مکسور نہ ہو تو فا کلمہ کو ضمہ دیں گے جیسے قَوَلْنَ سے قَالْنَ دو ساکن جمع ہوئے اوّل ساکن مدہ۔ وہ گر گیا باقی قَلْنَ رہ گیا۔ قانون مذکورہ کے تحت فا کلمہ کو ضمہ دے کر قُلْنَ بنا دیا۔

(ب) اگر ماضی مکسور العین ہو تو فا کلمہ کو کسرہ دیں گے۔ جیسے خَوِفْنَ سے خَافْنَ پر خَفْنَ ہوا۔ ماضی مکسور العین تھا۔ لہٰذا فا کلمہ کو کسرہ دیا تو خَفْنَ سے خِفْنَ ہو گیا۔

③ جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ یاء بسبب اجتماع ساکنین گر جائے تو فا کلمہ کو کسرہ دیں گے۔ جیسے بَیَعْنَ سے بَاعْنَ پھر بَعْنَ سے بِعْنَ ہوا۔

④ جو واؤ مضموم اور یا مکسور ہو اور اس سے پہلے حرف ساکن ہو تو اس واؤ اور یا کی حرکت ما قبل کو دے دیں گے۔ یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ- یَبْیِعُ سے یَبِیْعُ اسے یَقُوْلُ یَبِیْعُ والا قاعدہ کہتے ہیں۔

⑤ جو واؤ اور یا مفتوح ہو اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو واؤ اور یا کا فتحہ نقل کر کے پہلے حرف کو دیں گے اور پھر اسے الف سے بدل دیں گے۔ جیسے یُقْوَلُ سے یُقَالُ- یُبْیَعُ سے یُبَاعُ- یُخْوَفُ سے یُخَافُ

Marfat.com

(٦) جو واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد ہو اس کو ہمزہ سے بدل دیں گے۔ جیسے قَاوِلٌ سے قَائِلٌ - بَايِعٌ سے بَائِعٌ - خَاوِفٌ سے خَائِفٌ -

فائدہ: غیر سالم الفاظ میں تین طرح کی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ تخفیف، ادغام، تعلیل

تخفیف: یہ ہے کہ ہمزہ کو کسی حرفِ علت سے بدل دیا جائے یا حذف کر دیا جائے۔

ادغام: یہ ہے کہ دو ہم جنس یا ہم مخرج یا قریب المخرج حرفوں کو ملا کر پڑھا جائے۔ جیسے مَدْدٌ سے مَدٌّ - مَدَدَ سے مَدَّ

تعلیل: یہ ہے کہ کسی حرفِ علت کو دوسرے حرف سے بدل دیا جائے یا حذف کر دیا جائے جیسے قَوَلَ سے قَالَ - يَوْعِدُ سے يَعِدُ -

قاعدہ مدّہ: حرف علت ساکن ہو اور ماقبل حرکت موافق یعنی واؤ ساکن ماقبل مضموم۔ الف ماقبل مفتوح ہو اور یاء ماقبل مکسور ہو۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ساکن جمع ہو جائیں تو پہلا ساکن مدہ ہو کر گر جاتا ہے۔ مثال قَوَلْنَ سے قَالْنَ پھر قُلْنَ ہوا اور پھر قُلْنَ بن گیا۔

❀ ❀ ❀

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّلَاثُوْنَ

اجوف کی گردان

ماضی معلوم	ماضی مجہول	مضارع معلوم	مضارع مجہول	نفی جحد بہ لم معلوم	نفی جحد بہ لم مجہول
قَالَ	قِيلَ	يَقُولُ	يُقَالُ	لَمْ يَقُلْ	لَمْ يُقَلْ
قَالَ	قِيلَا	يَقُولَانِ	يُقَالَانِ	لَمْ يَقُولَا	لَمْ يُقَالَا
قَالُوا	قِيلُوا	يَقُولُونَ	يُقَالُونَ	لَمْ يَقُولُوا	لَمْ يُقَالُوا
قَالَتْ	قِيلَتْ	تَقُولُ	تُقَالُ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تُقَلْ
قَالَتَا	قِيلَتَا	تَقُولَانِ	تُقَالَانِ	لَمْ تَقُولَا	لَمْ تُقَالَا
قُلْنَ	قُلْنَ	يَقُلْنَ	يُقَلْنَ	لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يُقَلْنَ
قُلْتَ	قُلْتَ	تَقُولُ	تُقَالُ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تُقَلْ
قُلْتُمَا	قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	تُقَالَانِ	لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَقَالَا
قُلْتُمْ	قُلْتُمْ	تَقُولُونَ	تُقَالُونَ	لَمْ تَقُولُوا	لَمْ تُقَالُوا
قُلْتِ	قُلْتِ	تَقُولِينَ	تُقَالِينَ	لَمْ تَقُولِي	لَمْ تُقَالِي
قُلْتُمَا	قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	تُقَالَانِ	لَمْ تَقُولَا	لَمْ تُقَالَا
قُلْتُنَّ	قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	تُقَلْنَ	لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تُقَلْنَ
قُلْتُ	قُلْتُ	أَقُولُ	أُقَالُ	لَمْ أَقُلْ	لَمْ أُقَلْ
قُلْنَا	قُلْنَا	نَقُولُ	نُقَالُ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نُقَلْ

Marfat.com

امر حاضر معلوم: قُلْ قُولَا قُولُوْا قُولِیْ قُولَا قُلْنَ

نہی حاضر معلوم: لَا تَقُلْ لَا تَقُولَا لَا تَقُولُوْا لَا تَقُولِیْ لَا تَقُولَا لَا تَقُلْنَ

تعلیلات: قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔واؤ کو الف سے بدل دیا قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا پہلے واؤ کو الف سے بدلا تو قَالْنَ ہوا۔دو ساکن جمع ہو گئے۔الف اور لام۔اوّل ساکن مدہ ہے گر گیا قَلْنَ رہ گیا پھر قاف کے زبر کو پیش سے بدد یا تا کہ گری ہوئی واؤ پر دلالت کرے۔ قِیْلَ ماضی مجہول اصل میں قُوِلَ تھا کسرہ واؤ پر دشوار تھا اس لیے قاف کی حرکت دور کر کے کسرہ اس کو دیا۔پھر واؤ ساکن پہلے کسرہ تھا۔یاء سے بدل دیا (بحوالہ قاعدہ میعاد) قِیْلَ ہو گیا۔قُلْنَ (ماضی مجہول) اصل میں قُوِلْنَ تھا۔واؤ کا کسرہ نقل کر کے قاف کو دیا اور واؤ کو یاء سے بدل دیا۔قِیْلْنَ ہوا۔اوّل ساکن یا مدہ ہے اسے گرا دیا۔قِلْنَ ہوا پھر قاف کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا تا کہ گری ہوئی واؤ پر دلالت کرے۔یَقُوْلُ اصل یَقْوُلُ تھا۔واؤ کا ضمہ قاف کو دیا۔یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا واؤ مفتوحہ ماقبل ساکن ہے واؤ کا فتحہ ماقبل کو دے کر اسے الف سے بدل دیا۔لَمْ یَقُلْ اصل میں لَمْ یَقُوْلْ تھا۔دو ساکن جمع ہو گئے۔اوّل ساکن واؤ مدہ ہے گر گیا۔قُلْ (امر) اصل میں اُقْوُلْ تھا واؤ کا ضمہ قاف کو دیا واؤ ساکن مدہ ہونے کی وجہ سے گر گیا۔قُلْنَ (امر حاضر جمع مؤنث) اُقْوُلْنَ تھا واؤ کا ضمہ قاف کو دیا دو ساکن جمع ہوئے اوّل واؤ مدہ گر گیا اور ہمزہ کی ضرورت نہ رہی۔قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا واؤ الف زائدہ کے بعد ہے ہمزہ سے بدل دیا۔مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔واؤ کا ضمہ قاف کو دیا۔دو واؤ جمع ہوئے ایک کو گرا دیا۔لَمْ یُقَلْ اصل میں لَمْ یُقَالْ تھا اوّل ساکن الف مدہ ہے گر گیا۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالثَّلَاثُوْنَ

ناقص

گردان ماضی معلوم: دَعَا- دَعَوَا- دَعَوْا- دَعَتْ- دَعَتَا- دَعَوْنَ- دَعَوْتَ- دَعَوْتُمَا- دَعَوْتُمْ- دَعَوْتِ- دَعَوْتُمَا- دَعَوْتُنَّ- دَعَوْتُ- دَعَوْنَا

تعلیلات: دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل دیا۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واؤ کو الف سے تبدیل کیا تو اجتماع ساکنین ہو گیا اور اوّل ساکن مدہ ہونے کی وجہ سے گر گیا۔

دَعَتْ دراصل میں دَعَوَتْ تھا۔ واؤ الف سے تبدیل ہو کر گر گئی۔ دَعَوْنَ سے آخر تک تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

گردان ماضی مجہول: دُعِیَ- دُعِیَا- دُعُوْا- دُعِیَتْ- دُعِیَتَا- دُعِیْنَ- دُعِیْتَ- دُعِیْتُمَا- دُعِیْتُمْ- دُعِیْتِ- دُعِیْتُمَا- دُعِیْتُنَّ- دُعِیْتُ- دُعِیْنَا

تعلیلات: دُعِیَ- اصل میں دُعِوَ تھا۔ واؤ کلمہ کے طرف میں واقع ہے اور ماقبل مکسور ہے یا سے تبدیل ہو گئی۔ دُعُوْا اصل میں دُعِیُوْا تھا۔ ی پر ضمہ ثقیل تھا۔ عین کی حرکت گرا کر ضمہ اُسے دے دیا پھر ی کو واؤ سے تبدیل کر دیا دو ساکن جمع ہو گئے پہلی واؤ مدہ تھی گر گئی۔

مضارع معلوم: یَدْعُوْا- یَدْعُوَانِ- یَدْعُوْنَ- تَدْعُوْ- تَدْعُوَانِ- یَدْعُوْنَ- تَدْعُوْ- تَدْعُوَانِ- تَدْعُوْنَ- تَدْعِیْنَ- تَدْعُوَانِ- تَدْعُوْنَ- اَدْعُوْ- نَدْعُوْ-

تعلیمات- یَدْعُوْ- تَدْعُوْ- اَدْعُوْ- نَدْعُوْ- واؤ پر ضمہ ثقلیل تھا۔ گرا دیا۔

یَدْعُوْنَ- تَدْعُوْنَ (جمع مذکر- غائب و حاضر) واؤ پر ضمہ ثقلیل ہے گرا دیا پھر پہلی واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقلیل تھا۔ اس لیے عین کی حرکت دور کر کے واؤ کا کسرہ اسے دے دیا۔ پھر واؤ کو ی سے تبدیل کر دیا۔ پھر یا اوّل مدہ تھی گر گئی۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُوْنَ

مضارع مجہول

گردان: یُدْعٰی- یُدْعَیَانِ- یُدْعَوْنَ- تُدْعٰی- تُدْعَیَانِ- یُدْعَیْنَ- تُدْعٰی- تُدْعَیَانِ- تُدْعَوْنَ- تُدْعَیْنَ- تُدْعَیَانِ- تُدْعَیْنَ- اُدْعٰی- نُدْعٰی

تعلیلات: یُدْعٰی- اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ واو ماضی میں تیسری جگہ پرتھی اب چوتھی جگہ پر واقع ہے اور ماقبل کی حرکت مخالف ہے۔ واو کو یا سے بدل دیا اب یا ماقبل مفتوح الف سے بدل دیا۔

یُدْعَوْنَ تُدْعَوْنَ: اصل میں یُدْعَوُوْنَ - تُدْعَوُوْنَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کیا۔ پھر دوساکن جمع ہوئے۔ اوّل ساکن مدہ تھا گر گیا۔

تُدْعَیْنَ: اصل میں تُدْعَوِیْنَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل دیا۔ پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف گر گئی۔

قاعدہ: دخول جوازم کی وجہ سے مضارع سے آخری حرف گر جاتا ہے۔ لہٰذا یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ (امر غائب) لِیَدْعُ (نہی) لَا تَدْعُ وغیرہ۔

اسم فاعل: دَاعٍ- دَاعِیَانِ- دَاعُوْنَ- دَاعِیَۃٌ- دَاعِیَتَانِ- دَاعِیَات- دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا۔ واو چوتھی جگہ پر کسرہ کے بعد واقع ہوئی ہے۔ ی سے بدل دیا۔ پھر یا پر ضمہ دشوار تھا گرا دیا دو ساکن جمع ہو گئے یا اور نون تنوین ی کو گرا دیا۔ ① دَاعِوٌ ② واو کی ی سے تبدیلی دَاعِیٌ ③ آخر سے ضمہ (پیش) اور یا کا گرنا دَاعٍ

اسم مفعول: مَدْعُوٌّ- مَدْعُوَّانِ- مَدْعُوُّوْنَ- مَدْعُوَّۃٌ- مَدْعُوَّتَان- مَدْعُوَّاتٌ- مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔ دو واو جمع ہوئے تو ادغام کر دیا۔ مَدْعُوٌّ ہو گیا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ

افعال ناقصہ

یہ افعال چونکہ معنی مصدری پر دلالت نہیں کرتے اور صرف زمانے کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس لیے افعالِ ناقصہ کہا جاتا ہے۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ جملے کے پہلے جزو یعنی اسم کو رفع دیتے ہیں اور دوسرے جزو یعنی خبر کو نصب دیتے ہیں۔ تعداد میں کل تیرہ ہیں۔

کَانَ- صَارَ- اَصْبَحَ- اَضْحٰی- اَمْسٰی- ظَلَّ- بَاتَ- مَادَامَ- مَازَالَ- مَابَرِحَ- مَا انْفَكَّ- مَا فَتِئَ- لَيْسَ

کَانَ: فعل ناقص کے طور پر اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے۔

صَارَ: یہ اسم کے ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

اَصْبَحَ صبح -اَضْحٰی چاشت-اَمْسٰی شام- یہ تینوں مضمون جملہ کا تعلق اپنے اوقات کے ساتھ جوڑنے کے لیے آتے ہیں۔

ظَلَّ- بَاتَ: یہ دونوں مضمون جملہ کو طولِ نہار اور طول لیل کے ساتھ متعلق کرنے کے لیے آتے ہیں۔

مَادَامَ: یہ اپنے اسم کی خبر کو اس طرح ایک مدت کے لیے ثابت کرتا ہے کہ وہ مدت ماقبل کے لیے ظرف زماں بن جاتی ہے۔

مَازَالَ- مَا بَرِحَ- مَا انْفَكَّ- مَا فَتِئَ: یہ سب اپنے اسم کی خبر کے ثبوت کے دوام پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ مَا نافیہ لازمی ہے۔

Marfat.com

لَیْسَ: یہ فعل ناقص زمانہ حال میں مضمونِ جملہ کی نفی کرتا ہے۔(بعض علماء کے نزدیک ہر زمانے میں)۔

نوٹ: افعال ناقصہ کو نواسخ جملہ بھی کہا جاتا ہے۔کیونکہ یہ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔اسی طرح حروفِ مشبہ بالفعل بھی نواسخ جملہ ہیں۔

مثالیں:

كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْراً– وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلاً– وَكَانَ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا– اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا– اِنْ اَصْبَحَ مَاءُ كُمْ غَوْرًا– فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا– ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا– مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا اَوْ صَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا– اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ– اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ–

❀❀❀

Marfat.com

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ

افعال مُقاربہ

افعال مقاربہ چار ہیں: عَسٰی- کَادَ- کَرُبَ- اَوْشَكَ- افعال مقاربہ عمل میں افعال ناقصہ کی طرح ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔ اَنْ کے ساتھ یا اَنْ کے بغیر۔ یہ افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول قریب ہے۔ پھر حصول خبر کا قرب تین طرح سے ہے۔ ① متکلم کو اُمید ہے کہ خبر کا حصول قریب ہے ② متکلم کو حصولِ خبر کے قریب ہونے کے بارے میں یقین ہے ③ متکلم کو یقین ہے کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کر دی ہے۔

عَسٰی: یہ متکلم کی اس اُمید کو ظاہر کرتا ہے کہ حصولِ خبر قریب ہے۔ اس فعل سے ماضی کی گردان بھی آتی ہے۔ اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اَنْ مصدریہ ہوتا ہے۔ **کَادَ** یہ اس معنی پر دلالت کرتا ہے کہ متکلم کو یقین ہے کہ اس کے لیے خبر کا حصول قریب ہے۔ اس سے بھی ماضی و مضارع کی گردان آتی ہے۔ خبر کا اَنْ کبھی آتا ہے کبھی نہیں۔ **کَرُبَ** یہ فعل کے شروع ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ خبر فعل مضارع بغیر اَنْ کے ہوتی ہے۔ اَوْشَكَ یہ بھی فعل کے شروع یا ابتداء پر دلالت کرتا ہے۔ خبر فعل مضارع اکثر اَنْ کے ساتھ ہوتی ہے۔

نوٹ: افعالِ مقاربہ تو کَادَ- کَرُبَ اور اَوْشَكَ تین ہیں۔ جو فعل کے قریب الوقوع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ افعال رجاء (اُمید) میں عَسٰی کے علاوہ اِخْلَوْلَقَ وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ افعال شروع میں شَرَعَ- اَنْشَاءَ- اَخَذَ- طَفِقَ- جَعَلَ- قَامَ- اَقْبَلَ- هَبَّ وغیرہ۔

مثالیں: عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ قَرِیْباً- عَسٰی اَنْ یَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا- عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یَرْحَمَكُمْ- وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ- یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ- لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثاً- تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ۔

Marfat.com

افعال مدح وذم

مدح وذم کے لیے چار افعال ہیں۔ دو مدح کے لیے نِعْمَ- حَبَّذَا دو ذم کے لیے۔
بِئْسَ- سَاءَ

نِعْمَ: یہ فعل ماضی جامد ہے جو مدح کے لیے آتا ہے مگر اس میں زمانہ نہیں پایا جاتا۔ اس کا فاعل (جو اسم اس کے فوراً بعد آتا ہے) معرف باللام ہوتا ہے اور مرفوع ہوتا ہے یا تو مبتداء مؤخر ہونے کی وجہ سے یا مبتدا محذوف هُوَ کی خبر ہونے کی وجہ سے کبھی نِعْمَ کا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے اور کبھی قرینے کی موجودگی کی وجہ سے مخصوص بالمدح کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ- ایوب محذوف ہے قرینہ انہیں کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

بِئْسَ: یہ فعل مذمت ہے اور نِعْمَ کی ضد ہے اور تمام احکام وقواعد میں نعم کی مانند ہے۔

سَاءَ: یہ فعل ذم بِئْسَ کا مترادف ہے اور تمام احکام وقواعد میں اس کے مثل ہے۔ یہ انشائے ذم کے علاوہ خبر دینے کے لیے بھی آتا ہے۔

حَبَّذَا حَبَّ، حَبُبَ تھا اور ذَا اس کا فاعل ہے۔ مثال حَبَّذَا الرَّجُلَ زَيْدٌ- ذَا فاعل ہے الرَّجُلُ اس کی صفت ہے اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

مثالیں: نِعْمَ الْوَكِيلُ- نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ- نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ- بِئْسَ الْمَصِيرُ- بِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِيْنَ- بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً- سَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

فعل تعجب کے دو صیغے ہیں ① مَا اَفْعَلَهٗ- مَا- اَيُّ شَيْءٍ کے معنی میں ہے۔ مبتداء اَفْعَلَهٗ، خبر ہے ② اَفْعِلْ بِهٖ یہ امر کا صیغہ ماضی کے معنی میں ہے۔

مثالیں: قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ- اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ- مَا اَعْجَلَكَ يَا مُوْسٰى

نوٹ: افعال مقاربہ اور افعال مدح وذم جملہ انشائیہ ہوتے ہیں۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالثَّلاَثُوْنَ

مرفوعات

① فاعل ② نائب فاعل ③ مبتدا ④ خبر ⑤ اِنَّ- اَنَّ وغیرہ کی خبر ⑥ کَانَ وغیرہ کا اسم ⑦ ماولا کا اسم ⑧ لانفی جنس کی خبر۔

يُسَبِّحُ الرَّعْدُ- خَلَقَ اللّٰهُ- فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ- اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ- قُتِلَ الْاِنْسَانُ- قُتِلَ اَصْحَابُ اُخْدُوْدِ- اَللّٰهُ خَلَقَكُمْ- اَلشَّمْسُ كُوِّرَتْ- اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ- هٰذَا سَاحِرٌ- اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ- اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ- اَللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ- مَا زَيْدٌ قَائِمًا- لَا خَالِدٌ حَاضِراً- كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا- لَا رَجُلَ ظَرِيْفٌ

مجرورات

① حرف جار کا معمول یعنی وہ اسم جس کے شروع میں حرف جار ہو۔ لِلنَّاسِ- لِلّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ② مضاف الیہ بھی ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ- حِزْبُ اللّٰهِ

منصوبات

① **مفعول بہ:** وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ- وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ بعض جگہ مفعول بہ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے۔ اَهْلاً

Marfat.com

وَسَہْلاً دراصل اَتَیْتَ اَہْلاً وَّ وَطِیْتَ سَہْلاً یا جیسے ڈرانے کے لیے اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ اصل میں اِتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ تھا

② **مفعول مطلق:** یہ ایک مصدر ہوتا ہے۔ جو اپنے فعل کے بعد تاکید کے لیے آتا ہے۔ جیسے اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلاً۔ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۔

③ **مفعول لہ:** جو مصدر کسی فعل کا سبب بتائے لیکن حرف جر کے بغیر مستعمل ہو اسے مفعول لَہٗ کہتے ہیں۔ جیسے بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا۔ وَضَعَتْهُ كُرْهًا۔

④ **مفعول فیہ (ظرف):** یہ وہ اسم ہے جو کسی جملے میں کام کا وقت یا جگہ بتائے جیسے سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا۔ اُدْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ۔

نوٹ: ظرف زمان کبھی مبہم ہوتی ہے جیسے دَهْرٌ حِيْنٌ۔ کبھی محدود۔ يَوْمٌ۔ لَيْلٌ۔ شَهْرٌ۔ سَنَةٌ۔

ظرف مکاں: یہ بھی کبھی مبہم ہوتی ہے۔ خَلْفٌ۔ اَمَامٌ اور کبھی محدود۔ دَارٌ۔ مَسْجِدٌ۔ بَيْتٌ

⑤ **مفعول مَعَہ:** وہ اسم جو واؤ معیت (وہ واؤ جس کے معنی ساتھ کے ہیں) کے بعد آئے یہ بھی منصوب ہوتا ہے۔ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ۔ وَشُرَكَاءَ كُمْ۔ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ ان پانچ مفعولوں کو مفاعیل خمسہ کہتے ہیں۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

مَنْصُوْبَات

⑥ **مستثنیٰ بالّا:** وہ اسم جو اِلَّا کے بعد مذکور ہو اور جسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا گیا ہو۔ جیسے فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ ۔ لَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْساً ۔ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ ۔ اِنْ يُرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَاراً ۔ سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ اِلَّا اِبْلِيْسَ

⑦ **حال:** وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے فاعل یا مفعول کی حالت کو ظاہر کرے۔ جیسے اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّداً ۔ خَرَجَ مِنْهَا خَائِفاً لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۔ وَجَاءُوْا اَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ۔

⑧ **تمییز:** وہ اسم ہے جو کسی مبہم چیز کے مطلب کو واضح کرے۔ جیسے رَءَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً ۔ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا ۔ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا۔

⑨ **منادیٰ:** وہ اسم ہے جو حرف ندا کے بعد آئے۔ جیسے يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ ۔ يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۔ يَا اُخْتَ هَارُوْنَ

⑩ **لائے نفی جنس:** جو لا جنس کی نفی کے لیے آتا ہے۔ اس کے بعد اسم نکرہ ہو تو اسے فتحہ (َ) پر مبنی سمجھا جاتا ہے۔ جیسے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔

⑪ **کان واخواتھا کی خبر:** افعال ناقصہ کی خبر بھی منصوب ہوتی ہے۔ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔

⑫ مَا وَلَا مُشَبَّه بِلَيْسَ: مَا وَلَا جو لَيْسَ کے مشابہ ہو اس کی خبر بھی منصوب ہوتی

Marfat.com

ہے۔ جیسے مَا زَیْدٌ حَاضِرًا۔

⑭ **اِنَّ وغیرہ کا اسم:** اِنَّ کے ساتھ پانچ حروف اور ہیں جو مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں ان کو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں۔

اِنَّ: اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ – وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلَ اللّٰہِ

کَاَنَّ: کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ گویا کہ زید شیر ہے۔

لٰکِنَّ: غَابَ زَیْدٌ وَلٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ زید غائب ہوگیا لیکن بکر حاضر ہے۔

لَیْتَ: لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ کاش زید حاضر ہوتا یا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔

لَعَلَّ: لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ شاید تم پر رحم کیا جائے۔ لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ شاید کہ بادشاہ میرا اکرام کرے۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اسم موصول

ایسا اسم جس کے بعد ایک جملہ آ کر مقصود کو متعین کر دے اسم موصول کہلاتا ہے۔ یہ معرفہ ہوتا ہے اور بعد والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ اُردو ترجمہ جو جس جنہیں سے کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ (مذکر) اَلَّذِیْ۔ اَلَّذَانِ۔ اَلَّذَیْنِ۔ اَلَّذِیْنَ (مونث) اَلَّتِیْ۔اَلَّتَانِ۔ اَلَّتَیْنِ۔ اَلَّا تِیْ۔ اَلَّائِیْ۔ اَلّٰوَاتِیْ۔ مَنْ۔ مَا۔ اَیٌّ۔ اَیَّۃٌ بھی اسمائے موصولہ کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں اور جملے میں ہمیشہ فاعل۔مفعول مبتداء واقع ہوتے ہیں لیکن اَلَّذِیْ اور اس کے تمام صیغے عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور یہ اپنے صلہ سے مل کر جزو جملہ (فاعل۔ مفعول) بنتا ہے۔ اسم موصول چونکہ معرفہ ہے۔ لہٰذا اس کا موصوف بھی معرفہ ہوگا۔

نوٹ: اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف اکثر موصول کے معنی دیتا ہے۔ جیسے اَلسَّارِقُ بمعنی اَلَّذِیْ سَرَقَ۔ اَلْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ کے معنی ہیں۔ اَلَّذِیْنَ غُضِبَ عَلَیْھِمْ۔

مثالیں: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ۔ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ۔

توابع: تابع وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق (متبوع) کا پیرو ہو اس کی جمع توابع ہے۔ تابع کی پانچ اقسام ہیں: ① نعت (صفت) بیان مرکب توصیفی میں گزر چکا ② تاکید ③ بدل ④ معطوف ⑤ عطف بیان

② تاکید: یہ وہ تابع ہے جو متبوع کے بارے میں سامع کے وہم و گمان کو دور کرے۔ جس کی تاکید بیان کی جائے اُسے مؤکد کہتے ہیں۔ اس کی دو اقسام ہیں:

① **لفظی:** اس میں لفظ مکرر پایا جاتا ہے۔ جَاءَ زَیْدٌ زَیْدٌ

② **معنوی تاکید:** یہ آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے۔ نَفْسٌ۔ عَیْنٌ۔ کِلَا۔ کِلْتَا۔

Marfat.com

كُلٌّ - اَجْمَعُ - اَكْتَعُ - اَبْتَعُ - اَبْصَعُ - نَفْسٌ اور عَيْنٌ - ''واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کے صیغوں کو بدل دیا جائے۔ کِلاَ تثنیہ مذکر کے لیے اور کِلْتَا مونث کے لیے آتا ہے۔ کُلٌّ اَجْمَعُ یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔ سَجَدَ الْمَلاَئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ - اکتع - ابتع - ابصع یہ اجمع کے ساتھ آتے ہیں اور بعد میں آتے ہیں۔

③ **بدل:** بدل ایک ایسا تابع ہے جو جملے میں مقصود بالذات ہوتا ہے اور اس کا متبوع صرف تمہید کے لیے آتا ہے۔ اس کی اقسام درج ذیل ہیں:

بدل الکُل: وہ بدل ہے جس کا مطلب اور مبدل منہ کا مطلب ایک ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ

بدلُ البَعْضُ وہ بدل ہے جو اپنے مبدل منہ کا ایک حصہ ہو جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ رَاْسُهُ'

بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جس کا مبدل منہ سے کچھ لگاؤ ہو جیسے سُرِقَ زَيْدٌ مَالُهُ'

بدل الغلط: وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے۔ جَاءَنِيْ زَيْدٌ خَالِدٌ

④ **معطوف:** وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے اور جس چیز کی نسبت متبوع کی طرف ہو اسی کی تابع کی طرف ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو۔ متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔ اعراب میں معطوف بھی اپنے متبوع کے مطابق آتا ہے کسی اسم کا اسم پر۔ فعل کا فعل اور جملے کا جملے پر عطف ہوسکتا ہے۔

⑤ **عطف بیان:** عطف بیان وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ کی وضاحت کے لیے آتا ہے لیکن اس میں کوئی حرفِ عطف نہیں ہوتا۔ بعض نحویوں نے اسے بدل کی قسم قرار دیا ہے۔ جیسے جَاءَ اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ - اِسْمُهُ' الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔

مثالیں: هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ فَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ - اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّه' - اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ - اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ - اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرسُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ

معرب ومبنی

معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخر بدلتا رہتا ہے اور جس کے سبب سے یہ تبدیلی ہوتی ہے اسے عامل کہتے ہیں اور جو چیز آخر سے بدلتی ہے اسے اعراب کہتے ہیں۔ اعراب کی دو اقسام ہیں: ① حرکتی، ضمہ، فتحہ، کسرہ ② حرفی جیسے الف، واؤ یا آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ— رَأَیْتُ زَیْدًا— مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

مبنی: وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے۔ یعنی عامل کے بدلنے سے اس کا آخر نہیں بدلتا۔ جیسے جَاءَ هٰذَا— رَأَیْتُ هٰذَا— مَرَرْتُ بِهٰذَا

معرب ومبنی کی اقسام: مبنی الاصل تین ہیں: ① فعل ماضی ② فعل امر حاضر معلوم ③ تمام حروف فعل مضارع کے جمع مؤنث کے دو صیغے اور نون تاکید سے پوری گردان مبنی ہوتی ہے۔ اسم غیر متمکن بھی مبنی ہے۔

متمکن: متمکن کا معنی ہے جگہ دینا۔ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے اس لیے اس کو متمکن کہتے ہیں۔ اسم متمکن بھی معرب ہے۔ بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو۔ فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نون جمع مونث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔

مشابہت: یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے یا تو اس میں مبنی اصل کے معنی پائے جائیں۔ جیسے اَیْنَ میں ہمزہ استفہام کے معنی پائے جاتے ہیں اور ہمزہ استفہام حرف مبنی الاصل ہے یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے ایسے ہی غیر متمکن بھی محتاج ہوتا ہے۔ جیسے اسم موصول

Marfat.com

صلہ کا اور اسم اشارہ مشارٌ الیہ کا محتاج ہوتا ہے یا اسم غیر متمکن میں حروف تین سے کم ہوں۔ جیسے مَنْ۔ ذَا یا اس کا کوئی حصہ حرف کو شامل ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ یہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرَ تھا۔

اسم غیر متمکن کی اقسام: ① مضمرات (ضمائر) ② اسمائے موصولہ ③ اسمائے اشارہ ④ اسمائے افعال ⑤ اسمائے اصوات ⑥ اسمائے ظروف ⑦ اسمائے کنایات ⑧ مرکب بنائی۔

اسمائے فعل: وہ اسم جو فعل کے معنی میں ہوں۔ ان کی دو اقسام ہیں: ① بمعنی امر حاضر رُوَیْدَ چھوڑ۔ حَیَّهَلْ متوجہ ہو۔ هَلُمَّ آ وَ۔ دُوْنَكَ لے۔ عَلَيْكَ لازم پکڑ۔ ھَا پکڑ۔

② بمعنی فعل ماضی هَیْهَاتَ دور ہوا۔ شَتَّانَ جدا ہوا۔ سَرْعَانَ جلدی کی۔

اسمائے اصوات: جیسے اُحْ۔ اُحْ کھانسی کی آواز۔ اُفْ آوازِ درد۔ بَخٍّ خوشی کی آواز۔ نَخَّ اونٹ بٹھانے کی آواز۔ غَاقِ کوے کی آواز۔

اسمائے ظروف (زماں)۔ اِذْ: ماضی کے واسطے ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آسکتے ہیں۔

اِذَا: یہ مستقبل کے واسطے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور کبھی مفاجات (اچانک) کے معنی میں بھی آتا ہے۔

مَتٰی: یہ شرط اور استفہام کے لیے آتا ہے۔ جیسے مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ۔ مَتٰی تُسَافِرُ

کَیْفَ: یہ حال دریافت کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ۔

اَیَّانَ: یہ وقت دریافت کرنے کے بارے میں آتا ہے۔ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟ جزا کا دن کون سا ہے؟

اَمْسِ: گزشتہ کل، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَمْسِ۔ میرے پاس زید کل آیا۔

مُذْ و مُنْذُ: یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ مَا رَءَیْتُهٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

Marfat.com

میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔

قَبْلُ — بَعْدُ: جبکہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو۔ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ — اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ اَیْ مِنْ قَبْلِكَ۔

ظرف مکاں: حَیْثُ — قُدَّامُ — خَلْفُ — تَحْتُ — فَوْقُ — عِنْدَ — اَیْنَ — لَدٰی — لَدُنْ — حَیْثُ یہ اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ بیٹھ جہاں زید بیٹھا ہے۔ تَحْتُ — فَوْقُ — تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔ درخت کے نیچے فَوْقَ السَّقْفِ چھت کے اُوپر۔

عِنْدَ (پاس) اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ مال زید کے پاس ہے۔

لدیٰ — لدُن: یہ دونوں عند کے معنوں میں آتے ہیں۔

نوٹ: عِنْدَ میں شے کا قبضہ اور مِلک ہونا شرط ہے۔ ہر وقت پاس رہنا ضروری نہیں۔ لدیٰ اور لدُن کے لیے پاس ہونا بھی ضروری ہے۔

اَنّٰی: کبھی استفہام کے لیے آتا ہے جیسے اَنّٰی تَجْلِسُ تو کہاں بیٹھے گا۔ کبھی شرطیہ ہوتا ہے اَنّٰی تَجْلِسْ تو جہاں بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔ کبھی کَیْفَ کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ اَیْ کَیْفَ شِئْتُمْ۔

اسمائے کنایات: یہ وہ اسم ہیں جو شے مبہم پر دلالت کریں۔ کَمْ کَذَا

مرکب بنائی: جیسے اَحَدَ عَشَرَ

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اسم متمکن کے اعراب

کسی اسم کے آخر کی حرکت (زبر، زیر، پیش) کو اعراب کہتے ہیں۔ اسم متمکن کا دوسرا نام معرب ہے۔ متمکن کے معنی ہیں جگہ دینا۔ اسم چونکہ اعراب کو جگہ دیتا ہے اس لیے اسے اسم متمکن کہتے ہیں۔ اس متمکن کی سولہ (۱۶) اقسام ہیں اور اعراب نو قسم کا ہے۔

① (الف) مفرد صحیح۔

(ب) قائم مقام صحیح (جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو)

(ج) جمع مکسر کا اعراب ایک ہے مثلاً حالت رفع میں ضمہ جیسے جَاءَ زَیْدٌ۔ ھٰذَا دَلْوٌ۔ ھُمْ رِجَالٌ حالت نصب میں فتحہ رَءَیْتُ زَیْداً۔ رَأَیْتُ دَلْوًا۔ رَأَیْتُ رِجَالاً حالت جر میں کسرہ۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ جِئْتُ بِدَلْوٍ۔ قُلْتَ لِرِجَالٍ۔

② **جمع مونث سالم** حالت رفع میں ضمہ جیسے ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ حالت جر اور نصب میں کسرہ جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ۔ مَرَرْتَ بِمُسْلِمَاتٍ

③ **غیر منصرف:** جس پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا۔ حالت رفع میں ضمہ جَاءَ عُمَرُ۔ حالت نصب اور جر میں فتحہ آتا ہے۔ جیسے رَأَیْتُ عُمَرَ مَرَتْ بِعُمَرَ

④ **تثنیہ:** کِلَا کِلْتَا۔ اِثْنَانِ۔ اِثْنَتَانِ۔ حالت رفع میں الف حالت نصب وجر میں ی۔ ماقبل مفتوح۔ جَاءَ رَجُلَانِ کِلَاھُمَا۔ اِثْنَانِ رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ۔ رَأَیْتُ کِلَیْھِمَا رَأَیْتُ اِثْنَتَیْنِ۔ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ۔ بِکَلَیْھِمَا بِاثْنَیْنِ۔

⑤ **جمع مذکر سالم:** اُوْلُوْا۔ عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ۔ حالت رفع میں واوَ ماقبل مضموم جَاءَ

Marfat.com

مُسْلِمُوْنَ اُوْلُوْ مَالٍ— عِشْرُوْنَ رَجُلاً حال نصب و جر میں ''ی'' ما قبل مکسور رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ— اُوْلِی مَالٍ— عِشْرِیْنَ رَجُلاً— مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ— بِاُوْلِی مَالٍ مررت بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً

⑥ اسم مقصور جیسے موسیٰ اور غیر جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسی غلامی وغیرہ۔ تینوں حالت میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ مُوْسٰی جاءَ غُلامی— رَأَیْتُ مُوْسٰی رأیتُ غلامی— مَرَرْتُ بِمُوْسٰی رَأَیْتُ بغلامی

⑦ **اسم منقوص:** جس کے آخر میں یا ما قبل مکسور ہو۔ حالت رفع میں ضمہ تقدیری حالت نصب میں فتح لفظی حالت جر میں کسرہ تقدیدی جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ رَأَیْتُ الْقَاضِیَ— مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔

⑧ اَبٌ— اَخٌ اسمائے ستہ مکبّرہ حالت رفع میں واو جیسے جَاءَ اَبُوْكَ حالت نصب میں الف جیسے رَأَیْتُ اَبَاكَ حالت جر میں ''ی'' جیسے مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ

⑨ جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ حالت رفع ہو تو واو تقدیری اور حالت نصب و جر ہو تو ی ما قبل مکسور ھٰؤلاءِ مُسْلِمِیَّ— رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

❀❀❀

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُوْنَ

منصرف وغیر منصرف

اسم معرب کی دو اقسام ہیں: منصرف، غیر منصرف

منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے اسباب میں سے کوئی سبب نہ ہو اور اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہو جیسے زَیْدٌ۔

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو سبب ہوں یا ایک سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو اور جس پر تنوین اور کسرہ نہ آتا ہو۔

اسباب منع صرف: نو (۹) ہیں: ① عدل ② وصف ③ تانیث ④ معرفہ ⑤ عجمہ ⑥ جمع ⑦ ترکیب ⑧ وزن فعل ⑨ الف نون زائدتان۔

مثالیں: عُمَرُ دو سبب، عدل و معرفہ۔ ثُلَاثُ دو سبب وصف، عدل طَلْحَةُ تانیث و معرفہ زَیْنَبُ۔ معرفہ تانیث ابراھیم عجمہ و معرفہ مَسَاجِدُ۔ جمع و منتہی الجموع بَعْلَبَكّ ترکیب، معرفہ اَحْمَدُ وزن فعل، معرفہ سکران وصف، الف نون زائدتان۔

فائدہ: نحویوں کی اصطلاح میں ایک اسم کے اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغے میں چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔

عدل کی اقسام: عدل کی دو قسمیں۔ عدل تحقیقی۔ وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو جیسے ثُلَثُ اس کے معنی ہیں تین تین۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثلاثہ، ثلاثہ ہے۔ عدل تقدیری جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو۔ جیسے عُمَرُ ایک سبب معرفہ ہے دوسرا عدل۔ اس لیے استعمال کا لحاظ کر کے اس کی اصل عَامِرْ مان لی گئی ہے۔ عجمہ: وہ اسم جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں علم ہو اور تین حروف سے زائد ہو جیسے ابراہیم یا تین حرفی ہو تو درمیان کا حرف متحرک ہو جیسے: زُفَرُ۔ شَتَرُ (قلعہ کا نام) الف نون زائدتان۔ اگر اسم کے آخر میں ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم علم ہو۔ عُثْمَانُ۔ عِمْرَانُ۔ سَلْمَانُ وغیرہ

فائدہ: غیر منصرف پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو حالت جری میں

Marfat.com

... المقابر

حرف غیر عاملہ: وہ حروف کسی اسم اور فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں حروفِ غیر عاملہ کہتے ہیں۔

حروف تنبیہ: اَلَا — اَمَا — ھَا — یہ حروف جملہ پر آتے ہیں اور مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لیے اَلَا زَیۡدٌ قَائِمٌ

حروف ایجاب: جواب دینے کے حروف مثلاً نَعَمۡ، بَلٰی جو منفی کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ جیسے اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ اِیۡ بمعنی ہاں لا بمعنی نہیں وغیرہ۔ حروف تفسیر اَنۡ — اَیۡ جو تشریح و تفسیر کے لیے آتے ہیں۔

حروف مصدریہ: مَا — اَنۡ — اَنَّ — ضَاقَتۡ عَلَیۡھِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ

حروف تحضیض: اَلَّا — ھَلَّا — لَوۡمَا — لَوۡلَا یہ مضارع پر داخل ہوں تو رغبت دلانا اور اُبھارنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر ماضی پر داخل ہوں تو ندامت دلانا مقصود ہوتا ہے۔ ھَلَّا صَلَّیۡتَ الۡعَصۡرَ آپ نے عصر کیوں نہ پڑھی۔

حروف استفہام: تین ہیں: مَا — ھمزہ — ھَلۡ — مَا سُمُكَ؟ أَزَیۡدٌ قَائِمٌ؟ ھَلۡ زَیۡدٌ قَائِمٌ؟

حرفِ ردع: کَلَّا یہ اکثر انکار اور منع کے لیے آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے کَفَرَ زَیۡدٌ۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کَلَّا ہرگز نہیں اور کَلَّا حقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ بے شک تم قریب ہی جان لو گے۔

حروف زائدۃ: اِنۡ — اَنۡ — مَا — لَا — مِنۡ — کاف — با — لام۔

حروف شرط: اَمَّا — لَوۡ ہیں۔ اَمَّا تفسیر کے لیے آتا ہے۔ لَوۡ دوسرے جملے کی نفی ظاہر کرتا ہے۔ پہلے جملے کی نفی ہونے کی وجہ سے۔ لَوۡ کَانَ فِیۡہِ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا — لَوۡ لَا یہ دوسری بات کی نفی کرتا ہے۔ پہلی بات کے ہونے کی وجہ سے۔ لَوۡ لَا عَلِیٌّ لَھَلَكَ عُمَرُ۔

حروفِ عطف: واؤ — فا — ثُمَّ — حَتّٰی — اِمَّا — اَوۡ — اَمۡ — لَا — بَلۡ — لٰکِنۡ

❀❀❀

Marfat.com